رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۲۱

فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْن

الحافظ

فرقہ حقہ شیعہ کا مذہبی اور علمی ماہوار رسالہ

زیر حمایت و سرپرستی

شمس العلماء سرکار حجۃ الاسلام آقائی سید [illegible] مجتہد العصر مدظلہ

مدیر

خاکسار ایم ایم عبداللہ

جھوٹے اور اشتہاری دہوکا بازوں پر لعنت

کشمیری لذت النسا بہار عیش با تصویر
جس میں مرد عورتوں کی ۸۴ تصویر مرد و عورت کی ہم رضا مندی رہنا خانہ آبادی کے ذرائع اور عملیات غرضیکہ سیکڑوں باتیں جن کے بیان سے حیا مانع۔ ۲۹۹ صفحات۔ قیمت ۸ ؎

خفیہ کوک شاستر کیا اب بھی آپکی حسرت باقی رہے گی۔ بس اگر دل کی حسرتیں نکالنا ہے۔ تو خفیہ کوک شاستر با تصویر منگائیے۔ قیمت ۸ ؎

سرمہ محبت۔ ایک بزرگ کا عطیہ جس کی ایک سلائی آنکھ میں لگا کر سامنے جانے سے تسخیر خلائق ہوگی۔ سنگدل انسان بھی مطیع ہو جائیگا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا ہدیہ صرف ۸ ؎

عطر محبت۔ شاہ شرف الدین درویش کا عطیہ جس کو کپڑے میں لگا کر جانے سے سنگدل مطلوب مطیع ہوگا اور تمام عمر غلام رہے گا۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا ہدیہ ۸ ؎

انسان سب کی نظروں سے پوشیدہ وہ سب کو دیکھے۔ لطف یہ کہ اُسے کوئی نہ دیکھے اعجاز زاہدی کا خاص عمل جن میں اور ہزار ہا علوی سفلی محبت و عداوت زبان بندی کے عملیات کیمیا۔ ہمزاد جن و پری کو مطیع کرنا وغیرہ۔ ۴۲۲ صفحات۔ تیز تلوار کا وار خالی جائے مگر اس کا کوئی عمل خالی نہ جائیگا قیمت ۸ ؎

تعویذ محبت۔ ایک بزرگ کا عطیہ جس کے صرف باندھنے اور چند منٹ روزانہ عمل سے مطلوب سیکڑوں منزل سے آملتا ہے۔ ہدیہ ۸ ؎

مفتاح الغیب با تصویر۔ غیب کی بات بتانیوالی دل کی مراد بر لانے والی نادر کتاب۔ قیمت ۲ ؍

تعویذ جب۔ اپنے مطلوب کو مطیع کر کے دوسروں فائدہ پہنچائیے۔ ہدیہ ۸ ؍

دعا مفید المحبت معہ موہنی منتر۔ دعا سے ۲۱ یوم اور موہنی منتر سے ۳ ؍ یوم میں مطلوب مل جاتا ہے۔ ہدیہ ۴ ؎

۲۵ منٹ میں ہمزاد۔ اسم اعظم کی سلیمانی انگوٹھی جس پر اسم اعظم کندہ ہے۔ پرچہ ترکیب کے موافق ۲۵ منٹ میں ہمزاد دیکھ لیجیئے پھر رفتہ رفتہ عمل کرنے پر آپکا غلام ہو جائیگا۔ اگر ہاتھ میں رکھیں تو آسمانی بلاؤں سے محفوظ رہوگے۔ تجارت میں ترقی نوکری میں برکت دشمن مقہور ہونگے۔ ہدیہ ۵ ؎

طلسم حیرت۔ ایک عجیب غریب فسانہ منظوم جسکو پڑھنے پر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا ہے۔ قیمت ۴ ؍

پیر خورد سال با تصویر۔ عجیب ہنسانے والا ناول قیمت صرف ۴ ؍

قواعد و ضوابط میں حلفیہ لکھتا ہوں جو تعویذ وغیرہ اس اشتہار میں درج ہیں وہ اس قدر مؤثر ہیں جیسے میں نے لکھے۔ اگر آپکی غلطی سے مؤثر نہ ہوں۔ یا کہ کسی کام کو حکم

٭ خدانہ ہو اس حالت میں نہ میں قابل ملامت ہونگا اور نہ قیمت واپس کی جائیگی۔ غرضیکہ کوئی کتاب یا دوا یا تعویذ واپس نہ لیجائیگی البتہ اگر غلطی سے کام ہوگا تو اطمینان کر دیا جائے گا ٭

المشتہر۔ بہار عیش اینڈ کو نانوتہ ضلع سہارن پور

قیمت سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے

الحافظ

قیمت فی پرچہ چار آنے

جلد چہارم | بابت ماہ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق رجب المرجب ۱۳۴۶ھ | نمبر اوّل

باب الفتاوی

سوال۔ طعام اہل کتاب یہود و نصاریٰ خواہ جزیہ دیتے ہوں یا نہ اگر انہوں نے طعام کو با رطوبت مس کیا ہو تو پاک ہے یا نجس ہے۔ بینوا و توجروا

الجواب۔ پختہ طعام مرطوبہ و ممسوسہ اہل کتاب یقیناً نجس ہے خواہ جزیہ دیتے ہوں یا نہ دیتے ہوں۔ وہو العالم۔

سوال۔ ایک قسم مچھلی کا جھینگا کہلاتا ہے۔ جو بصورت کرم ہوتا ہے۔ اور اس کے پیر بھی ہوتے ہیں۔ خار و استخوان نہیں ہوتے یہ چھوٹے اور بڑے دونوں قسم کے ہوتے ہیں۔ جب تک کہ وہ تر و تازہ ہوتے ہیں۔ انکے چھلکے نظر نہیں آتے البتہ خشک ہونے پر چھلکے نمودار ہوجاتے ہیں۔ مچھلی کا یہ قسم کھانا حلال ہے یا حرام ہے۔

الجواب۔ ہر وہ قسم مچھلی کا جو فلس دار ہو شرعاً حلال ہے خواہ فلس بڑے ہوں یا بہت چھوٹے خواہ مچھلی کے تر و تازہ ہونے کے وقت فلس ظاہر و نمودار ہوں یا اس کے خشک ہونے پر ظاہر ہوں اور جو مچھلی کہ فلس دار نہ ہو مذہب اہلبیت علیہم السلام میں اس کا کھانا حلال نہیں ہے۔

سوال۔ یہ تو معلوم ہے کہ صحت طلاق کے لئے سماعت عدلین ضروری ہے۔ اگر کسی جگہ عدلین موجود نہ ہوں تو کیا ایک مومن عادل اور دو مومنہ عادلہ سماعت صیغہ طلاق میں کافی ہونگے یا نہیں۔

الجواب۔ صیغہ طلاق کو دو مومن عادل کی سماعت ضروری ہے۔ اس مسئلہ میں عورتیں مردوں کی قائم مقام بصورت مضاعف بھی نہیں ہوسکتیں۔ وہو العالم

سوال اگر کوئی ضعیفہ تسل یا مفلوج ہے اور شوہر اس کو طلاق دینا چاہتا ہے۔ کیا وہ عورت مہر کی حقدار ہے یا نہیں۔

الجواب۔ بعد از دخول وہ عورت سالم مہر کی حق دار ہے۔ قبل از دخول اگر شوہر فسخ نکاح کرتا جائے بسبب عیب مذکور کے تو مہر واجب الادا نہیں ہے۔ اور اگر طلاق دیگا تو پھر نصف صداق کی وہ حق دار ہوگی۔ وہو العالم۔

نمقہ خادم الشریعۃ المطہرہ: علی الحائری

شذرات

خریداران نوٹ کرلیں

رسالہ الحافظ کا پہلا نمبر پہلی جلد ماہ مارچ ۱۹۲۵ء سے شروع ہوئی۔ ا[ور]
فروری ۱۹۲۶ء میں ختم ہوئی۔ اور یہی سلسلہ دوسری جلد میں بھی جاری رہا۔ اب اکثر احباب کی مدت
یہ خواہش تھی کہ اس تیسری جلد کو ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء تک ۱۰ نمبروں میں ختم کرکے شروع سال جنوری ۱۹۲۸ء
جلد چہارم کا آغاز ہو۔ تاکہ آئندہ سال ختم ہونے پر جلد چہارم بھی مکمل اور ختم ہوجائے اور یہ بے قاعد[گی]
جاتی رہے۔ اس لئے گذارش ہے۔ کہ تیسری جلد کو تو ہم نے یہیں دسمبر تک ختم کردیا ہے۔ مگر خریداران
کا چندہ ان کے سال ختم ہونے پر ہی ختم ہوگا۔ جو صاحب جس مہینے میں خریدار ہوئے ہیں۔ ان سے ۱۲ نم[بر]
وصول کرلینے کے بعد دوبارہ چندہ وصول کیا جائیگا۔ اطمینان فرمائیں ٭

گذارشِ واقعی

جو کچھ تبلیغی کام اور تائید اسلام و ترویج احکام حلال و حرام۔ الحافظ کے ذریعہ گذشتہ
تین سالوں میں ہوا وہ محض فضل خدائے تعالیٰ ہے۔ جس کے لئے ہم اس کے شکر گذا[ر]
ہیں اور ہماری شکرگذاری یہی ہے کہ ہم اپنی کوششوں کو بیشتر سے بیشتر کردیں

خدائے تعالیٰ کا یہ حکم ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر کہ ایک گروہ تم میں ہمیشہ
ایسا موجود رہے کہ وہ اس خیر عظیم کی طرف جو اسلام کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوئی ہے۔ لوگوں کو
بلاتے رہیں۔ خیر یہ تو خدا کا کام ہے ہوکر ہی رہیگا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے لیظھرہٗ علی الدین
کلہٖ۔ مگر جس قدر اس وعدہ الٰہی کو حاصل کرنے کے لئے زیادہ زور لگایا گیا۔ اسی قدر اس کے ایفاء کا
بھی نمایاں ظہور ہوتا رہا۔ عہد حاضرہ میں چونکہ اس طرف سے بالکل لاپرواہی ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم ان
احباب کی خدمت میں جو رسالہ ہذا کے خریدار ہیں اور جن کو یہ علم ہے کہ الحافظ کیا کام کر رہا ہے۔ یہ عرض کر[تے]
ہیں کہ وہ اپنے بھائیوں کو اس فرض کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں۔ اس عظیم الشان کام کے مقابل[ے میں]
جو ابھی ہم نے کرنا ہے۔ یہ ہماری کوشش ایسی ہے جیسے سمندر کے سامنے ایک قطرہ اور گو ہم بہت سے
احباب زندہ دلان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے الحافظ کے ناظرین کا دائرہ وسیع کرنے کی کوشش کی ہے
تاہم انکی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ معمولی عیسائیوں۔ آریوں کی مشنری رسالوں کی اشاعت
ہزاروں سے نکلکر لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ مگر افسوس کہ شیعوں کا یہ ایک ہی تبلیغی رسالہ ہے۔ اور
تقریباً تین کروڑ شیعوں کی طرف سے مذھب حق کی دعوت کا ایک ہی ذریعہ ہے مگر اس کی طرف بھی
جیسے کہ چاہیئے تمام شیعوں کی خاص توجہ مبذول نہیں ہوئی الا ماشاء اللہ۔ اس لئے ناظرین الحافظ
جو اب اس دعوت میں ہمارے شریک ہوچکے ہیں وہ دوسروں کو بھی اس کار خیر میں شریک کرنے
کی کوشش کریں اور اپنی اپنی جگہ اپنے آپ کو اس میں شریک سمجھیں۔ مگر صرف اسی قدر سے وہ اس
اعانت کے فرض سے سبکدوش نہیں ہوجاتے۔ بلکہ اس کثیر حصہ کو جو اب تک اس طرف سے غافل پڑا

ہے جگانا اور اس کار خیر میں شریک کرنا ضروری ہے۔ تاکہ الذین جاھدوا فینا کے مصداق اپنے آپ کو بنا دیں اور نصرت کے جاذب بنیں۔ اگر ہر خریدار کوشش کر کے صرف دو دو خریدار بھی بہم پہنچا دے تو اس رسالہ کی اشاعت بفضلہ تعالیٰ دس ہزار تک پہنچ سکتی ہے ؎

من نگویم کہ ایں مکن آں کن ؛ مصلحت بین و کار آسان کن

آخر میں ہم اس درخواست کو ختم کرتے ہیں اس توقع پر کہ ع بر کریماں کارہا دشوار نیست ۔ (ایڈیٹر)

انجمن علویہ لاہور کا سالانہ جلسہ

مؤرخہ ۱۸ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو انجمن علویہ کا سالانہ جلسہ بمقام امام باڑہ حکیم سید عالم شاہ صاحب رئیس لاہور منعقد ہوا۔ صبح کا اجلاس بصدارت عالی جناب کربلائی خان بہادر نواب محمد علی خان صاحب قزلباش سی۔ ایس آئی رئیس اعظم پنجاب دام اقبالہ منعقد ہوا۔ مولوی سید الطاف علی شاہ صاحب سبزواری نے انجمن کی رپورٹ سنائی اور سید برجیس صاحب مدیر پیغام عمل و دیگر مقررین نے تقریریں کیں اور ۱۲ بجے دوپہر کو جلسہ ختم ہوا۔ اسی روز عصر کو بصدارت عالیجناب صدر المفسرین شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام برکاتہم ۲ بجے عصر کو دوسرا اجلاس منعقد ہوا جس میں قصیدہ خوانی کے بعد جناب حاجی سید جلال الدین حیدر صاحب پروفیسر چیفس کالج لاہور کی تقریر ہوئی اور بعد میں صاحب صدر دام ظلہ نے پر مغز خطبہ صدارت پڑھا اور بوقت مغرب بڑی کامیابی کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ اراکین انجمن علویہ کا اہتمام قابل تعریف تھا ۔ (مدیر)

کانپور میں پنجاب شیعہ مشن لاہور کا تبلیغی دورہ

(رپورٹ جناب منشی کربلائی محمد علی صاحب صحابی سفر رضی اللہ عنہم)

حسب دعوت محمد عسکری صاحب سیکرٹری انجمن شیعہ مشن کانپور عالیجناب حجۃ الاسلام سرکار شریعتمدار علامہ حائری صاحب قبلہ شمس العلماء دام برکاتہ ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء کو معیت صحابی سفر جبل سے روانہ ہو کر ۲۷ر دسمبر کی صبح کو کانپور وارد ہوئے۔ جلسہ بمقام گوالٹولے کانپور میں قرار دیا گیا تھا۔ پنڈال جھنڈیوں اور ریبرقون سے خوب سجایا گیا تھا۔ سرکار علامہ صاحب دام ظلہ نے ٹھیک دو بجے تبلیغی تقریر شروع کی۔ اور ۵ بجے کے بعد ختم کی۔ جلسہ میں ہر مذہب کے لوگ جمع تھے۔ ہندو۔ مسلمان شیعہ حنفی اہلحدیث۔ احمدی مضمون ضرورت بعثت انبیاء علیہم السلام تھا۔ پروگرام پہلے ہی سے تقسیم ہو چکا تھا۔ دوران تقریر میں صدائے تحسین و آفرین چاروں طرف سے گونج رہی تھی۔ مہمان دور دور از مقامات سے بغرض شرکت جلسہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ضلع الہ آباد۔ فتح پور۔ کراری۔ منجن پور۔ رانی پور۔ بھیرہ سادات وغیرہ وغیرہ مقامات سے بکثرت لوگ آئے ہوئے تھے۔ جلسہ میں تین ہزار سے زیادہ مجمع تھا۔ آخر میں مصائب پر اس قدر رقت ہوئی کہ جلسہ ختم اور منتشر ہونے کے بعد تک بعض لوگ روتے رہے (زندہ باد علامہ حائری) آمین ۔

جونپور میں پنجاب شیعہ مشن لاہور کا تبلیغی دورہ

۲۷ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو ختم تقریر کے بعد شام کو ۷ بجے کی ٹرین سے سرکار شمس العلماء علامہ حائری قبلہ

مجتہد العصر دامت برکاتہ کانپور سے براہ لکھنؤ روانہ ہوئے اور ۲۸ دسمبر کو صبح ۶ بجے جونپور اسٹیشن پر پہنچے۔ جماعت کثیر سادات و مومنین پہلے سے موجود تھی۔ صلوات کے نعروں میں قبلہ و کعبہ کو موٹر میں بٹھایا گیا اور تزک و احتشام کے ساتھ پھول برساتے ہوئے یہ جلوس قیام گاہ تک پہنچا۔ اگلے دن ۲۹ دسمبر ۱۹۲۷ء کو ٹھیک ۱۲ بجے دوپہر کو امام باڑہ کلاں میں تبلیغی تقریر شروع ہوئی اور ۳ بجے کے بعد مصائب کربلا پر ختم ہوئی۔ اس تقریر کا یہ نتیجہ فوری ہوا کہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۷ء کو دوسری تقریر شروع ہونے سے پہلے دو شخص عام جلسہ میں قریب منبر آئے اور یہ اعلان کیا۔ کہ گذشتہ تقریر سے ہم متاثر ہو کر مذہب شیعہ اختیار کرتے ہیں۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۷ء کو جب سرکار علامہ شمس العلماء دام ظلہٗ زیب دہ منبر ہوئے تو ایک اور صاحب نے عام جلسہ میں کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ ۲۸ دسمبر کی تقریر اور ناقابل تردید قرآنی دلائل نے مجھے شیعہ بنا دیا ہے اور میں اعلان عام کرتا ہوں کہ اس وقت سے میں اب شیعہ ہوں اس کے بعد سرکار علامہ صاحب دام ظلہٗ نے صراط المستقیم پر ان سب کے دائم قائم رہنے کے لئے دعائے خیر کی اور حاضرین نے آمین کہا۔ اور معاً تیسری تقریر شروع ہوئی۔ اس تقریر کا کیا اثر ہوا اور اس سے متاثر ہو کر کس قدر مخالفین شیعہ ہوئے۔ جونپور سے جناب سید علی جعفر صاحب سکرٹری انجمن تبلیغ الاسلام شیعیان جونپور کی مکمل رپورٹ وصول ہونے پر آئندہ نمبر میں درج کیا جائیگا۔ کیونکہ تیسری تقریر کے بعد ہم جونپور میں نہ ٹھہر سکے اور اس تقریر سے متاثر ہو کر نئے شیعہ مذہب اختیار کرنیوالوں کی تعداد ہم معلوم نہ کرسکے۔ یہاں جلسہ میں مجمع ۷ اور ۸ ہزار کے درمیان ہوتا رہا۔ کلکتہ۔ بارہ بنکی۔ سلطانپور ضلع سارن۔ پٹنہ۔ بنارس۔ الہ آباد۔ فتحپور ہسوہ۔ کانپور۔ کرارِی۔ شاہگنج۔ فیض آباد اور لکھنؤ وغیرہ مقامات سے لوگ اشتیاق میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

ضلع فیض آباد میں پنجاب شیعہ مشن لاہور کا تبلیغی دورہ

جونپور سے فراغت کے بعد بنا بر دعوت جناب محمد تقی صاحب سکرٹری انجمن جعفریہ جلالپور ضلع فیض آباد صبح ۶ بجے کی ٹرین جونپور سے روانہ ہوئے۔ اور اسٹیشن مالی پور پر پہنچے۔ شمس العلماء سرکار علامہ صاحب قبلہ بذریعہ پالکی اسٹیشن سے روانہ جلالپور ہوئے ۸ میل مسافت ہونے کے باوجود بکثرت مومنین پالکی کے ہمراہ صلواتیں پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ ان کے علاوہ پیشنماز و مولوی صاحبان قصبہ مذکور سے دو تین میل دور تک سوار و پیادہ پیشوائی کے لئے تشریف لائے کھڑے تھے اور پالکی کے ساتھ سب جلوس میں شریک ہوئے۔ جلالپور میں جناب بابو محمد حسین خان صاحب بی۔ اے رئیس کے ہاں قیام و طعام کا پرتکلف انتظام کیا گیا تھا۔ ٹھیک ۱۲ بجے تبلیغی تقریر شروع ہوئی اور ۳ بجے عصر ختم ہوئی۔ مصائب پر جلسہ برخواست ہوا اور شام کو ۱۰ بجے سرکار علامہ صاحب وہاں سے روانہ ہو کر بمعیت جناب ڈاکٹر محمد رفیق صاحب بی۔ اے لکھنؤ پہنچے اور میڈیکل کالج میں ڈاکٹر صاحب ممدوح کے ہاں چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد پنجاب میل سے ۲ جنوری ۱۹۲۸ء کو لاہور روانہ ہوئے اور ۳ جنوری کی صبح مع الخیر والعافیہ دار الشریعۃ لاہور میں پہنچ گئے (زندہ باد علامہ حائری) آمین

راقم آثم (سید حسین رضوی۔ سکرٹری پنجاب شیعہ مشن لاہور)

تقریظات

سفیر بیوہ یہ ۴۰ صفحات کا رسالہ ہے۔ جس کو جناب سید ریاست حسین صاحب سیکرٹری انجمن عقد بیوگان سیتاپور نے مرتب فرمایا ہے۔ جس میں محاسن عقد بیوگان کے متعلق علاوہ فتاوی مجتہدین عظام کے۔ بڑے بڑے مشاہیر اہل علم کے قابل قدر و عمل نثر و نظم میں نفیس اور مدلل مضامین درج فرمائے ہیں جناب سیکرٹری صاحب ممدوح۔ سے بہ پتہ مذکورہ بالا محصول ڈاک کے لئے ۱ر کا ٹکٹ بھیج کر مفت طلب کریں۔

سلمان محمدی مصنفہ جناب مولوی سید شوکت علی صاحب فراق رئیس قصبہ ہلور ضلع بستی ہمارے سامنے ہے جس میں ممدوح نے حضرت سلمان فارسی علیہ الرحمہ کے مختصر حالات جمع کئے ہیں اور آٹھ باب میں اس رسالہ کو ختم کیا ہے۔ عبارت نہایت سلیس موجودہ زمانے کے طرز پر ممدوح نے یہ رسالہ تیار کیا ہے۔ جو قابل دید اور لائق داد ہے۔ اور اس قابل ہے۔ کہ مومنین و مومنات ضرور اس رسالہ کو پڑھکر اس مقدس ہستی کی سوانح حیات سے واقف ہو جائیں کہ دربار نبوی میں ان کے کیا شان تھی۔ قیمت رسالہ پر درج نہیں۔ بہ پتہ مذکورہ بالا طلب فرمائیں۔

نقش ایمانی بھی ایک چھوٹا سا ۱۲ صفحے کا رسالہ ہے۔ مصنفہ جناب سید عترت حسین صاحب رضوی ساکن قصبہ ہلور ضلع بستی جس میں مسئلہ خلافت پر نفیس بحث کی گئی ہے۔ ۱ر کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیں۔

تذکرۃ الصحابیات مصنفہ عصمت مآب جنابہ ام الحسنین صاحبہ لکھنویہ بنت جناب مولانا السید علی محمد عرف مولوی اچھپن صاحب کربلائی مرحوم۔ اس کتاب میں ان تمام عورتوں کی سوانحعمریاں ہیں جن کو آنحضرت کی خدمت کا شرف حاصل تھا۔ پہلا باب آنحضرت کے تمام ازواج کے تذکرہ حیات اہم واقعات طرز زندگی کے حالات سے لبریز ہے۔ تعصب اور جنبہ داری کی جگہ صرف انصاف اور اصل حالات کا خیال رکھا گیا ہے۔

دوسرے باب میں آنحضرت کی صاحبزادیوں کا کارنامہ عمل ہے۔ اس باب میں خصوصیت سے حضرت سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کے حالات دیکھنے کے قابل ہیں۔ یہ باب مرد اور عورت دونوں کے لئے سبق آموز ہے تاریخ و تفسیر و حدیث و رجال کی بڑی بڑی مستند کتابوں سے واقعات کو اخذ کر کے حاشیہ پر ان کتابوں کا صفحہ و سطر بتادی گئی ہے۔

تیسرا اور چوتھا باب بالترتیب آنحضرت کے قرابت دار اور عام صحابیات کے حالات کا آئینہ دار ہے۔ اس میں عربی عورتوں کا جوش مذہبی انکی عزت و جرأت و شجاعت و سخاوت وغیرہ کے سیکڑوں

واقعات ہیں۔

ہم سفارش کرتے ہیں کہ مردوں کے علاوہ اس کتاب کو عورتوں کے طبقے میں ضرور پیش کیا جائے یہ کتاب خصوصیت سے عورتوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کے جمع کرنے میں جس محنت شاقہ کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اس کو صرف اہل علم ہی سمجھ سکتے ہیں۔ سرکتاب پر علمائے اعلام کے وہ مختصرات درج ہیں جو مصنف کی جانفشانیوں کا بہترین صلہ کہے جانے کے قابل ہیں۔ کتابت وطباعت بھی اعلیٰ ہے۔ ..۴ صفحات پر ختم قیمت فی جلد عه مجلد سے علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔ سید ابن الحسن صاحب بازار ملا ظریف۔ ریاست رامپور (یو۔پی)

قطعۂ تاریخ تولد

نبیرۂ عالی جناب شمس العلما مجتہد العصر والزمان سید علی حائری دام اقبالہ

(از نتیجہ فکر جناب سید محمد عسکری صاحب اغلب دام مجدہٗ)

عالم دین صاحب تدبیر ⁂ خوش عمل خوش صفات پُر تاثیر
در بیان وصف او زباں قاصر ⁂ کردار خلق یک جہاں تسخیر
ز ہے طالع کہ یافت در دامن۔ ⁂ دُرِ مقصود از خدائے قدیر
شدہ پیدا نبیرۂ خوش خو ⁂ مہ لقا ماہ رو پری تصویر
اندریں عہد خوش زماں بودم ⁂ پئے تولید سال در تدبیر
اغلبؔ شوخ گفت پیدا شد
قمر عالم "رفیع" بدرِ منیر
۱۳۴۶ھ

شرف المکان بالمکین

(از افادات عالیہ حجۃ الاسلام شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد دام اقبالہ)

یہ ایک بہت مشہور مثال ہے اور معقول بھی ہے کہ معزز مکیں سے منسوب ہونے کے سبب اس کا مولد او رمسکن بھی معزز قرار پاجاتا ہے ورنہ اینٹ و پتھر اور لوہا لکڑی عقلاً یا نقلاً کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کو بذاتہ کوئی شرف حاصل ہو۔

لیکن ہم کو معلوم ہے کہ بعض ایسے مسکن اور مولد بھی ہیں جن کے ساکن اور مولود کے اعزاز و احترام نے اس مسکن اور مولد کو بھی واجب التعظیم اور مہبط رجال قرار دیدیا ہے۔ یہاں تک کہ فرقان حمید میں رب مجید نے اس مسکن اور مولد کو حلف کے ساتھ یاد فرمایا۔ جہاں ارشاد ہوا ہے لا اُقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد ه و والد وما ولد پ۳۰ ع ۱۵ سورۃ البلد۔ یعنی مجھے اس شہر (مکہ معظمہ) کی قسم در آنحالیکہ تم اسی شہر میں (اے حبیبؐ) اترے ہوئے ہو۔ اور باپ کی قسم اور (اس کی) اولاد کی قسم۔ عام مفسرین نے تو اس باپ و اولاد سے آدمؑ اور اولاد آدمؑ مراد لی ہے۔ مگر تفسیر اہل البیت علیہم السلام سے ثابت ہوتا ہے چونکہ یہاں مکہ معظمہ اور اس کے ساکن پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کا ذکر شروع ہوا ہے۔ اس لئے والد سے مراد سوا مولود کعبہ کے کوئی دوسرا شخص نہیں ہے کما فی الکافی مرفوعاً قال امیر المومنین ومن ولد من الائمۃ یعنی والد سے مولود کعبہ امیر المومنین علیہ السلام مراد ہے اور ولد سے ان کی اولاد ائمہ طاہرین معصومین مراد ہیں پس اس ساکن البلد اور مولود کعبۃ اللہ کے شرف سے خود کعبۃ اللہ اور یہ بلد الامین اس قدر مشرف ہو گیا۔ کہ خدائے عزوجل نے اس کو حلف اور قسم کے ساتھ قرآن مجید میں یاد فرمایا ہے

ولادت مولود کعبۃ اللہ

ولادت آپ کی ۱۳ رجب المرجب یوم الجمعہ ۲۸ یا ۳۰ سنہ عام الفیل و ۹۱۰ سنہ سکندری مطابق ۵۸۹ء بالاتفاق خانہ کعبہ کے اندر واقع ہوئی جیسا کہ فصول المہمہ مطبوعہ طہران کے صفحہ ۱۴ میں مرقوم ہے ولد علیؑ بمکۃ المشرفۃ بداخل البیت الحرام یوم الثالث عشر من شھر اللہ الاصم الرجب الفرد سنۃ ثلاثین من عام الفیل قبل الھجرۃ بثلاث وعشرین سنۃ وقیل بخمس وعشرین وقبل المبعث باثنی عشر سنۃ وقیل بعشر سنین ولم یولد فی البیت الحرام قبلہ احد سواہ وھی فضیلۃ خصہ اللہ تعالیٰ بھا اجلالاً لہ واعلاء لمرتبتہ واظھاراً لتکرمتہ یعنی ولادت جناب امیر المومنین علیہ السلام مکہ مشرفہ میں بیت الحرام کے اندر ۱۳ ماہ رجب المرجب سنہ ۳۰ عام الفیل میں ہجرت سے ۳۰ یا ۲۵ سال پہلے اور بعثت سے ۱۲ یا ۱۰ سال پیشتر ہوئی ہے۔ اور جناب امیر علیہ السلام سے پہلے بیت الحرام میں اور کوئی شخص متولد نہیں ہوا اور یہ وہ فضیلت ہے کہ حق تعالیٰ نے آنجناب کو اس سے اجلال منزلت و اعلاء مرتبت و اظہار مکرمت میں مخصوص کیا ہے مطالب السئول میں محمد بن طلحہ نے لکھا ہے ولد فی لیلۃ الاحد الثالث والعشرین من شھر رجب سنۃ تسعمائۃ وعشرین من التاریخ الفارسی المضاف الی اسکندر الیونانی وکان ملک فارس یومئذ ابرویز بن ھرمز وولد بالکعبۃ البیت الحرام وکان مولدہ بعد ان یزوج رسول اللہ صلعم بخدیجہ بثلث سنین وکان عمر رسول اللہ صلعم یوم ولادتہ ثمانیۃ وعشرین یعنی جناب امیر کا تولد انوار کی رات رجب کی ۲۳ سنہ ۹۲۰ سکندری کو ہوا۔ ان دنوں ہرمز کا بیٹا پرویز فارس کا بادشاہ تھا پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کی جناب خدیجۃ الکبریٰ سے تین برس شادی ہونے کے بعد جناب امیر علیہ السلام

عین خانۂ کعبہ بیت اللہ میں پیدا ہوئے۔ اس وقت پیغمبر صلعم کا سن مبارک ۲۸ برس کا تھا۔ غرض یہ ایک ایسا شرف ہے کہ صرف ذات مطہر امیر المومنین علیہ السلام کے لئے مخصوص تھا۔ اس مقام معظم میں نہ ان سے پہلے کوئی بشر متولد ہوا نہ قیامت تک وہاں کوئی متولد ہوگا وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

واضعان روایت کی جدوجہد

جہاں اور فضائل ومناقب علی علیہ السلام کے مقابل گھڑے گئے ہیں۔ ممکن نہ تھا کہ یار لوگ ایسی عظیم الشان مخصوص فضیلت علیؑ کو دیکھ سکتے۔ جب ہی تو اس فضیلت کے مقابل بھی ایک روایت بنائی گئی۔ کہ یہ خصوصیت (ولادت کعبہ) علیؑ سے پیشتر حکیم بن خزام کے سوا اور کسی کو نصیب نہ ہوسکی" (بہت خوب) سواس کا جواب صاف ہے۔ کہ یہ روایت مستدرک کی ہے۔ اور تیسری صدی میں بنائی گئی ہے کیونکہ یہ زمانہ وضع حدیث کے لئے تواریخ اور کتب رجال میں نہایت مشہور ہے۔ سوا مستدرک کے کسی اور کتاب میں یہ موضوعہ روایت میری نظر قاصر سے نہیں گذری۔ مزید برایں خود مصنف مستدرک نے اس روایت کے سلسلہ اسناد میں مصعب بن عبداللہ کے متعلق یہ لکھ دیا ہے۔ کہ وَھَمَ مصعب بن عبد اللہ فی الحرف الاخیر فقد تواترت الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فی جوف الکعبۃ یعنی اس اخیر روایت میں مصعب کو وہم ہوا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث حدتواتر کو پہنچی ہوئی ہے کہ فاطمہ بنت اسد نے جناب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کو جوف کعبہ میں جنا۔

جس سے معلوم ہوا کہ خود مصنف ممدوح کے نزدیک بھی مصعب کا وہم بالجزم ثابت ہے۔

رضی اللہ عنہ کہنے کا سبب

محتاج بیان نہیں کہ کسی امام کا نام لیتے ہوئے فرقہ شیعہ ضرور علیہ السلام رسماً کہا کرتے ہیں مگر غیر شیعہ شیوخ ثلثہ میں سے کسی کا نام لیتے ہوئے رضی اللہ عنہ تو ضرور کہتے ہیں مگر علیؑ کا اسم گرامی لیتے ہوئے یہ دعائیہ کلمہ زبان پر نہیں لاتے۔ بلکہ اس کی بجائے کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔ کیوں؟ اس کی ذمہ واری تو درحقیقت ان پر عائد ہوتی ہے جو رضی اللہ عنہ کا دعائیہ جملہ کہتے ہیں۔ لیکن عقل مقتضی ہے کہ چیز وہی مانگی جاتی ہے۔ جو موجود نہ ہو۔ کیونکہ اگر کوئی چیز موجود ہے تو پھر عقلاً اس کا طلب کرنا عبث اور تحصیل حاصل ہے۔ پس جن سے کہ سابقہ بت پرستی کی وجہ بنص ان اللہ لا یغفران یشرک بہ پ۵ ع ۱۵ خدا راضی نہیں ہے۔ ان کے لئے تو بلاشبہ خدا کو کسی نہ کسی طرح راضی کرنے کی دعا مانگنی چاہئے۔ مگر جس نے کہ زندگی بھر ایک لمحہ بھی شرک اور بت پرستی نہ کی ہو اور اس سے پہلے ہی سے خدا راضی ہو۔ اس کے لئے رضی اللہ عنہ کی دعا کرنا یقیناً بلاضرورت ہے۔ اس بنا پر ان کے نزدیک علیؑ کے لئے رضی اللہ عنہ کی دعا کرنا یقیناً لغو اور عبث تھا۔ لہٰذا اہلسنت کے نزدیک علی کے لئے رضی اللہ عنہ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلعم کے لئے ضرورت نہ تھی۔ اس لئے رسماً دونوں کے لئے یہ دعا نہیں

کی جاتی۔

کَرَّمَ اللہ وجہہٗ کہنے کی وجہ

رہا کرم اللہ وجہہ کی وجہ۔ وہ یہ ہے کہ مولود کعبہ جب پیدا ہوا تو کفار قریش نے اپنی رسم کے مطابق چاہا کہ یہ مولود کعبہ بھی بتوں کے سامنے سربسجود ہو مگر وہ کسی طرح بھی اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر ختمی رسالت روحی فداہ سے بصورت حکایت اس مولود کے سجدہ نہ کرنے کی شکایت کی تب پیغمبر اسلام علیہ و آلہ السلام نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری یہ توقع اس مولود سے پوری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ کس شان کا مولود ہے۔

سنو۔ سنو! ھذا لیس عابد الوثن بل ھذا کاسر الصنم ان اللہ کرم وجھہٗ بنو ہاشم کہ یہ مولود کعبہ بتوں کا پوجنے والا نہیں ہے بلکہ توڑنے والا ہے بتحقیق کہ خدائے تعالےٰ نے اس کی پیشانی کو اپنے نور سے مکرم اور منور کیا ہے مطلب یہ تھا کہ اس مولود کی پیشانی جب کہ نور خدا سے مکرم و منور ہو چکی ہے۔ تو بتوں کے سامنے اس منور پیشانی کے جھکنے کی توقع کرنا بے سود ہے

نزل الابرار میں علامہ بدخشی نے بھی ایک روایت نقل کی ہے۔ عن الحسن بن مدائنی قال لا یجبہ الاوثان قط لصغرہ ومن ثم یقال کرم اللہ وجھہ دون غیرہ من الصحابۃ (اخرجہ ابن سعد فی الطبقات وابن عبد البر فی الاستیعاب) یعنی حسن بن مدائنی کہتا ہے کہ علی علیہ السلام نے بچپن میں بھی ہرگز بتوں کی پرستش نہیں کی اسی وجہ سے ان کو کرم اللہ وجہہ کہا جاتا ہے اور یہ لقب ان کے سوا اور اصحاب کے حق میں نہیں بولا جاتا

پس درحقیقت علی علیہ السلام کا یہ معجزہ ہے۔ کہ سواد اعظم جناب امیر علیہ السلام کا نام لیتے ہوئے کرم اللہ وجہہٗ کہکر اس امر کا اعتراف کرتے رہتے ہیں کہ جملہ صحابہ میں۔ صرف جناب امیر علیہ السلام ہی کی ایک مطہر ذات ایسی تھی جس نے زندگی بھر ایک لمحہ کے لئے بھی کبھی بت پرستی نہیں کی ہے۔

ماہِ عجم

ضرورت ہے کہ ہم اپنی حفاظت آپ کریں اور اپنے دین و مذہب کو غیروں کے آماجگاہ بننے سے بچائیں۔ کیونکہ ہر مذہبی جماعت کو اپنے خیالات کی اشاعت کا پورا حق حاصل ہے اور دنیا کی کوئی طاقت کسی مذہب کو اس قدرتی حق سے محروم نہیں کر سکتی۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ہم کتابوں میں آئے دن ایک نہ ایک پہلو سے اپنے پیشواؤں کے خطابات کو غصب ہوتے دیکھتے ہیں اور روزانہ ہماری نظروں سے گذرتا ہے کہ خلفاء ثلاثہ کی ان معمولی فتوحات کو جو چنگیز خاں۔ تیمور و اکبر و بابر وغیرہ سے کسی طرح وقیع نہیں ہیں ایسا غلبہ دیا جاتا ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی وہ ان تھک

جان کاہیاں جو اشاعت اسلام میں پیش رسول ہوئیں پھیکی پڑ جاتی ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ خاموش ہیں۔ چپ ہیں ساکت ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے منہ میں زبان ہی نہیں ہے۔ ہمارے قلم میں زور ہی نہیں ہے۔ چنانچہ آج میں نے اپنے ایک ہم مذہب لڑکے سے "ماہ عجم" نامی کتاب لیکر دیکھی تو اس کے صفحہ پر خلیفہ دوم کے متعلق بعد بسیار صفت و ثنا کے یہ لکھا ہوا ملا کہ "مسلمانوں کا وہ جلیل القدر خلیفہ جس کے نام نے روئے زمین کو دہلا دیا۔ جس کی شجاعت کا لوہا دنیا مان گئی۔ امیر المومنین خلیفہ وقت اسلام کا وہ جوہر درخشندہ جو تاریخ اسلام کو جگمگا گیا۔ خطاب کا وہ بچہ جس کا مثل مادر گیتی آج تک نہ جن سکی۔ واللہ! اللہ!! ہمارا مذہبی بچہ۔ بھولا بچہ۔ ناواقف بچہ اور یہ کتاب اور اس کے ازسرتاپا غلط بلکہ بالکل غلط الفاظ۔ وہ بھی ناولانہ رنگ میں۔ مخیلانہ ڈھنگ میں۔ بھلا کیا نقش اس کے لوح دل پر ثبت ہوا ہوگا۔ افسوس! آخر اس کی وجہ کیا۔ باعث کیا۔ سبب کیا۔ یہی نہ کہ ہمارے پاس کوئی پریس نہیں مطبع نہیں۔ مشین نہیں ورنہ ہم بھی سیکڑوں مذہبی ناول ایسے شائع کر دیتے۔ دلچسپ رسالے قومی نونہالوں کو مفت دیدیتے۔ جو حضرات ثلاثہ کے فرضی کارنامے۔ منگھڑت قصے۔ ان کی خدمات اسلامی۔ فتوحات ملکی اور بناوٹی فضائل کی بیخ کنی کر دیتے۔ صراط مستقیم دکھا دیتے۔ راہ نجات بتا دیتے اور جن کے سامنے ان ناول نویسوں کی چالیں کھل جاتیں۔ ملمع فاش ہو جاتا۔ تدابیر باطل ہو جاتی۔ ورنہ وہ مختلف۔ انواع سے اقسام سے خاندان رسالت و اہلبیت نبوت کی عداوت کا بیج بوتے ہیں۔ معاویہ شاہی اور یزیدی مسلمان بناتے ہیں" رسالہ النجم کو دیکھئے۔ الفضل کو پڑھئے۔ اہلحدیث کو دیکھئے" اور ہم سے ایک پریس کا انتظام نہیں ہوتا۔ ہمارا تیس سالہ پرچہ ایک زبردست قومی خدمت کے بعد۔ زمانہ کی زہریلی ہواؤں سے تنگ آ کر صرف ۳۰۰۰ کی رقم کی درخواست کرتا ہے اور ہمارے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔" رنگون کے ایک شخص نے حسن نظامی صاحب کو اتنا روپیہ دیدیا کہ انگریزی اخبار کی اشاعت ہو گئی" اور ہم سے پونے تین کروڑ کی اجماعی طاقت سے تین ہزار کی معمولی رقم نہیں دیجاتی۔ افسوس! صد افسوس!! میرا خیال ہے کہ اگر ایک پریس کا انتظام قوم جلد از جلد اصلاح کے لئے کر دے تو صرف دفتر اصلاح سے چند سال کے اندر ایسے تمام مادوں کی ایسی اصلاح ہو جائے کہ ان کے اس افترا۔ کذب و بہتان و جھوٹ کا قلع قمع ہو جائے اور ناواقف مسلمان ان کے مکر و کید سے بچ جائیں۔

میں صحیح نہیں عرض کر سکتا کہ جب سے میں نے "ماہ عجم" میں ایسی بے بنیاد تحریر دیکھی ہے۔ میرے قلب کی کیا حالت ہے۔ اس بات پر نہیں کہ انہوں نے لکھی کیوں۔ نہیں۔ انہیں حق ہے۔ وہ لکھ سکتے ہیں۔ ان کا لکھنا ہمارے لئے موجب سعادت ہے۔ اس لئے کہ وہ لکھیں گے ہم ایک کا دس جواب دیں گے۔ وہ پردہ خفا میں واقعات اصلی کو چھپائیں گے ہم علی الاعلان عام کرینگے لوگ دیکھیں گے۔ منصف و انصاف پسند فیصلہ کریں گے۔ بلکہ قلبی حالت کا ہیجانی صورت اختیار کرنا اس بنا پر ہے کہ ہم غافل ہیں۔ ہماری غفلت نے یہ دن دکھلا دیا کہ اغیار کی کتابیں ہمارے بچوں

کے ہاتھ میں ہیں۔ ہمارا سرمایہ کتاب بچوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہی بچے آئندہ کی ترقی کے زینہ ہیں۔ غور تو فرمائیے مصنف "ماہ عجم" اس شخص کی بابت یہ لکھ کر کہ "مسلمانوں کا وہ جلیل القدر خلیفہ جس کے نام نے روئے زمین کو ہلا دیا۔ جس کی شجاعت کا لوہا دنیا مان گئی۔ امیر المومنین خلیفہ وقت اسلام کا وہ جوہر درخشندہ جو تاریخ اسلام کو جگمگا گیا۔ خطاب کا وہ بچہ جس کا مثل مادر گیتی آج تک نہ جن سکی" دنیا کو دھوکا دے رہا ہے جس کی شجاعت کے کارنامے انہیں کی کتابوں میں جلی حرفوں میں یوں لکھے ہیں۔

پہلی کارروائی جو شجاعت حضرت عمر کے متعلق ممتاز صورت میں ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ حضرت عمر تلوار لگا کر باہر نکلے تاکہ سیدنا محمد صلعم کو قتل کریں۔ ابو یعلے حاکم و بیہقی نے انس سے روایت کی ہے (صواعق محرقہ فارسی محمدی لاہور ص ۱۶۴/۱۶۵ و حاشیہ بخاری مترجم ص ۴۸) لہذا اگر جناب رسالت مآب صلعم ایسے اشجع الخلق کے قتل کا ارادہ کرنا اور آپ کے مقابلہ میں تلوار لے کر جانا ہی دلیل شجاعت ہے تو ہمیں کوئی عذر نہیں ہے۔ بے شک مصنف سچا اور اس کی تحریر سچی۔

دوسرا موقع شجاعت کی داد کا جنگ بدر تھی جس میں آپ کے ماموں ابوجہل بھی رسول خدا صلعم کے مدمقابل تھے۔ لیکن اس میں بھی آپ کی کوئی بہادری ظاہر نہ ہوئی۔ ہاں بدر کے کفار قیدیوں کے قتل کرنے کے واسطے البتہ آپ بڑی بہادری سے تلوار گھماتے تھے۔ دیکھو تاریخ الاسلام جلد دوم ص ۸۹ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۳۸ الہ آباد۔

تیسرا موقع جنگ احد کا تھا۔ اس جنگ میں تلوار چمکتی دیکھ کر آپ جان بچا کر احد کے پہاڑ پر بھاگے اور پہاڑی بکریوں کی طرح چھلانگیں مارنے لگے۔ دیکھو روضۃ الصفا جلد دوم مطبع بمبئی ص ۹۱۔ تفسیر نیشاپوری جلد چہارم ص ۱۱۲۔ روضۃ الاحباب جلد اول ص ۲۶۱ امین آبادی۔ تفسیر کبیر جلد دوم ص ۱۰۸ اور کنز العمال مطبوعہ حیدر آباد دکن جلد اول ص ۲۳۸ "عن کلیب قال خطب عمر یوم الجمعۃ فقرء آل عمران فلما انتھی الی قوم ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان قال لما کان یوم احد ھزمنا ھم ففررت حتی صعدت الجبل فلقد رایتنی انزو کانی اروی۔ یعنی کلیب راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے بروز جمعہ خطبہ بیان فرمایا۔ اور اس میں سورۂ آل عمران پڑھا جب اس آیت تک پہنچے ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعان (جس روز غزوۂ احد میں دونوں لشکر ایک دوسرے سے بھڑ گئے۔ اس روز تم میں سے جو لوگ بھاگ کھڑے ہوئے تھے) تو ارشاد فرمایا کہ غزوہ احد میں سب لوگوں نے شکست دیدی تو میں بھاگا۔ یہاں تک کہ بھاگتے بھاگتے پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اس وقت میں اپنے کو اس طرح اچھلتا کودتا ہوا پاتا تھا۔ گویا میں اروے (پہاڑی بکری) ہوں۔

جناب والا یہ ہے خطاب کا وہ بہادر بچہ "جس کی شجاعت کا لوہا دنیا مان گئی" دیکھا آپ نے۔

چوتھا موقع جنگ خندق کا تھا جس میں جناب رسول خدا صلعم نے رات کو فرمایا کہ کوئی آدمی ایسا ہے جو اس قوم کی طرف جائے اور ہم کو خبر لا دیوے تو اس کو خداوند عالم قیامت کے دن میرے ساتھ

رکھیگا۔ لیکن کوئی نہ اُٹھا۔ پھر آپ نے تکبیر کی اور ابوبکر سے فرمایا کہ تم جاؤ وہ استغفر اللہ ورسولہ کہکر خاموش ہوگئے۔ پھر عمر سے فرمایا کہ تم جاؤ وہ بھی استغفر اللہ کہکر خاموش ہوگئے جس کے بعد حذیفہ گئے (تاریخ الاسلام دہلوی جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۱۰۹، روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۳۴۴ ابن آبادی بغیر نام الکار صحابہ، درمنثور سیوطی جلد ۵ صفحہ ۱۸۵)

علاوہ اس کے اس جنگ میں خلیفہ عمر خود تو عمر ابن عبدود کے مقابلہ کو کیا جاتے اور لشکر اسلام کی طرف سے اس مردود کو قتل کیا کرتے بلکہ الٹے عمر ابن عبدود کی بہادری و شجاعت کی تعریف و توصیف سے لشکر جناب رسالتمآب صلعم کو ڈراتے رہے۔ دیکھو روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۱۰۹، تاریخ الاسلام جلد دوم صفحہ ۱۰۹، تاریخ الاسلام مؤلفہ علامہ عباس گورکھپوری صفحہ ۱۳۱ "چنانچہ یہی ہے "مسلمانوں کا وہ جلیل القدر خلیفہ جس کے نام نے روئے زمین کو ہلا دیا"

پانچواں موقع صلح حدیبیہ کا تھا اور وہ تھا جبکہ آنحضرت صلعم نے عمر کو بلا کر کہا تھا کہ تم قریش کے پاس جاکر کہو کہ رسول اللہ تم سے لڑنے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف حج کے ارادے سے آئے ہیں تو حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ! قریش میرے دشمن ہیں۔ مجھکو اپنی جان کا خطرہ ہے۔ مکہ میں میرا حمایتی کوئی نہیں ہے۔ دیکھو ابن اثیر روضۃ الاحباب جلد اول صفحہ ۳۵۴، سیرۃ النبی جلد اوّل صفحہ ۲۳۲ تاریخ الاسلام جلد دوم صفحہ ۱۱۵۔

پس یہ ہے امیر المومنین خلیفہ وقت اسلام کا وہ جوہر درخشندہ جو تاریخ اسلام کو جگمگا گیا ہے حیف

چھٹا موقع جنگ خیبر کا تھا جس میں دو دفعہ شکست کھائی۔ فوج ان کو بزدل کہتی تھی۔ اور یہ اپنی فوج کو بزدل بناتے تھے۔ دیکھو ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ مقصد دوم صفحہ ۵۹/۳۵۶۔ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۱۳۲ سیرۃ النبی جلد دوم صفحہ ۴۴۶ مطبع معارف اعظم گڑھ۔

ساتواں موقع جنگ حنین کا تھا جس میں خلیفہ عمر صاحب جناب رسالتمآب صلعم کو دشمنوں کے نرغہ میں چھوڑ کر بیعت رضوان توڑ کر بھاگے۔ دیکھو رسالہ الحافظ ماہ نومبر صفحہ ۲۱ سیرۃ النبی اور "بلیباک۔ ماصلی"۔ کتاب المغازی پ صفحہ ۵۵ روایت ابو قتادہ۔

پس یہ ہے خطاب کا وہ بچہ جس کا مثل مادر گیتی آج تک نہ جن سکی" اور واقعی نہ جن سکی کیونکہ کسی سچے مسلمان سے ایسے کارنمایاں ہونے مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہیں۔

چنانچہ یہ ہے اصلی شجاعت خلیفہ عمر کی جس کی تفصیل و توضیح میں حقیقتاً یہ راز پوشیدہ ہے کہ جس روز کوئی حقیقت بین نگاہوں سے، صداقت کی نظروں سے، انصاف کی رو سے، اعتصاب کو چھوڑ کر روشن ضمیری کے ساتھ واقعات خلفاء ثلاثہ کو دیکھ لیگا اسی روز اس کا دین و مذہب ان خلفائے نام نہاد کی طرف سے صاف ہو جائے گا اور "پیراں نمی پرند مریداں می پرانند" کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور جو جو اذیتیں ان ذوات مقدسہ سے جناب رسالتمآب صلعم کو تادم مرگ پہنچی ہیں ہویدا ہو جائیں گی اور پھر کسی مصنف یا مؤلف کو اس کی جرأت نہ ہوگی کہ ایسی ہرزہ سرائی کریں گے۔

لیکن اس پردۂ راز کا کھولنا۔ ان کے سوانح حیات کا قومی پلیٹ فارم پر لانا۔ ان کی جانبازیوں کو شائع و عام کرنا۔ ان کی پولیٹیکل چالوں کی گتھیوں کا سلجھانا۔ یہ سب کام "اصلاح" کا ہے۔ اصلاح ہی اس میدان کا مرد ہے۔ اس کے پاس ان کے مقابلہ کا وہ حربہ موجود ہے جو اس نے تیس سال کے تجربہ کے بعد حاصل کر رکھا ہے۔ لہٰذا قوم کو اس کے پریس کی جلد فکر کرنی چاہئے۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ قوم میرے اس خیال پر لبیک کس حد تک کرتی ہے۔ اور رسالہ اصلاح کی حوصلہ افزائی کہاں تک ہوگی۔ خدا کرے تو میرے ان حقیقی جذبات سے قومی دلوں کو متاثر کرتا کہ جلد پریس آجائے اور "ماہ عجم" ایسی کتابوں کی تردید ہونے لگے۔ آمین ثم آمین ۔

"بیباک" ماہلی

حضور خاتم الانبیاء روحی لہ الفداء

(از افادات عالیہ شمس العلماء صدر المفسرین حضور حجۃ الاسلام علامہ حائری صاحب قبلہ دام برکاتہم)

(گذشتہ سے پیوستہ نمبر ۲)

اخلاقی تربیت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کے دل کو جذبہ اور کینہ کی خواہشات سے پاک کردے۔ یہاں تک کہ ایک شفاف شیشہ کی طرح اس میں خدا کے نور کا عکس ظاہر ہو۔ سو یہ مکمل کیفیت پیغمبر اسلام خاتم الانبیاء کے قلب مطہر میں موجود تھی اور یہی کیفیت اس امر کا باعث ہوئی کہ آنحضرت صلعم مقام خاتمیت پر فائز ہوئے اور یہی سبب تھا کہ قدرت کے تمام عطایا ہیں۔ زندگی کے ہر تعلق میں چڑھتے ہوئے چاند میں غروب ہوتے ہوئے آفتاب میں حضور علیہ و آلہ السلام خدا کے دست قدرت کو کام کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور ان کے قلب مطہر میں جو کیفیت پیدا ہوتی تھی قرآن نے ان لفظوں میں اس کا نقشہ کھینچا ہے قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ کہہ دو میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب ایک اللہ ہی کے لئے ہے جو ساری مخلوق کی پرورش کرنے والا ہے۔

یہی سبب تھا کہ وہ جو دوسروں کو نظر نہیں آتا آپ کو نظر آتا رہا آپ قدرت کی کتاب کو پڑھ سکتے تھے۔ وہ امی انسان کتاب قدرت کا سب سے بڑا عالم تھا۔ تب ہی تو پتھروں نے بھی ان سے باتیں کرنی شروع کردیں اور درختوں تک نے بھی آپ کو یہ آوازیں دینی شروع کردیں۔ کہ نسل انسانی کو روحانیت کی زندگی بخشنے کا مقدس کام آپ اپنے سر پر لیں۔ ہاں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سارا عالم ہی آپ کو پکار رہا ہے۔ کہ آپ مادہ پرستی کو ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ بت اور انسان کی عبادت کو دنیا سے نیست و نابود کردیں اور نسل انسانی کو یہ سکھلادیں کہ وہ اپنے آپ کو پہچانے اور اس طرح پر خدا کی معرفت حاصل

کرے اور صرف اسی کی عبودیت کا اعتراف کرے اور اسی کی عبادت کو نجات کا ذریعہ جانے۔
اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ لوگ شہوت خواہش کے پورا ہونے سے خوش ہوتے ہیں۔ کیا غصہ کی طاقت انتقام لیکر خوش نہیں ہوتی۔ کیا آنکھ خوب صورت چیزوں کو دیکھ کر خوشی حاصل نہیں کرتی۔ کیا کان شیریں آواز کو سن کر خوش نہیں ہوتے۔ ہوتے ہیں اور ضرور خوش ہوتے ہیں۔ مگر انسان کی روح کا سب سے بلند مقصد صرف حق کا معلوم کر لینا ہے۔ اس لئے اس میں اس کو سب سے بڑی راحت بھی حاصل ہوتی ہے۔

یہ مسلم ہے کہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام نے اس خوشی کو حاصل کر لیا تھا۔ آپ کی روح نے حق کو اپنے لئے اور خود کو حق کے لئے مخصوص کر لیا تھا۔ مگر صرف اس قدر پر آپ مطمئن نہیں ہو گئے۔ کیونکہ آپ خود غرض نہ تھے۔ آپ خود بین نہ تھے۔ صرف اپنے آپ کو بلند مقام پر پہنچا لینے سے آپ کو خوشی حاصل نہ ہوسکتی تھی۔ بلکہ آپ اس سے بہت بلند تر مقصد کے حصول کے لئے پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا دل اپنی قوم کے لئے نہیں بلکہ کل نسل انسانی کے لئے تمام بنی نوع کے لئے۔ خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی ہوں خون ہو رہا تھا۔ جب آپ ارتقائے روحانیت میں عبادت اور تسلیم کے ذریعہ سے ایک اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کو چن لیا۔ کہ آپ اس کا پیغام ساری مخلوق کو پہنچا دیں اور ابدی روشنی کے مشعل بردار بن جائیں۔

آپ سے پہلے موسیٰ کلیم اللہ۔ عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام بھی اسی کام کے لئے چنے گئے تھے۔ جب وہ منزلت روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئے تو ان کی روحانی قوت اس کمال کو نہ پہنچ سکی تھی۔ کہ ساری دنیا کی اصلاح کے لئے ان کا انتخاب کیا جاتا۔ حضرت موسیٰ اور جناب مسیح دونوں بنی اسرائیل کے لئے آئے۔ غیر اسرائیلی مسیح جیسے انسان کی نظر میں جو وقعت رکھتے تھے معلوم۔ مگر پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کو اس لئے چنا گیا۔ کہ وہ ساری نسل انسانی کا ایک ہی معلم ہو۔ اور اس لئے اس کے حق میں فرمایا گیا۔ کہ ہم نے تم کو تمام مخلوقات کے لئے اور تمام قوموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ وَمَا اَرسَلنٰكَ اِلَّا رَحمَةً لِّلعٰلَمِینَ جس پر شاہد ہے۔

تعلیمی حالت پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کا نفس چونکہ ہر قسم کی خواہشات سے پاک تھا۔ اسی آپ دوسروں کو بھی پاک کرنے میں کامیاب ہوئے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے محمد رسول پر بھی کفایت نہیں کی۔ بلکہ اس بات سے بچنے کے لئے۔ کہ آپ کے تابعین آپ کے حق میں غلو کریں اشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ کی شہادت ہر ایک پیرو کے لئے واجب قرار دی غرض جس قدر کھول کھول کر آپ نے اپنے تابعین کو بتایا کہ خدا کی راہ پر چلنا سخت مجاہدات چاہتا ہے اور بڑے مشکلات کا مقابلہ انہیں کرنا پڑے گا۔ ایسی صفائی کسی دوسرے نبی کے کلام میں نہیں پائی جاتی۔ نہ صرف ہر قسم کے لالچ کی ہی صاف نفی قرآن مجید میں موجود ہے۔ بلکہ خدا کی راہ میں مصیبت کا برداشت کرنا ضروری قرار دیا گیا تاکہ جو کوئی اس کوچہ میں قدم رکھے یہ سمجھ کر رکھے۔ کہ وہ عیش

آرام کی زندگی کے لئے کسی بات کو اختیار نہیں کرتا۔ تا ایسا نہ ہو کہ آرام کا خیال ہی اس کا غالب خیال رہے۔ اس لئے چیخ پکار کر ان سے کہہ دیا گیا۔ ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین جس سے ثابت ہؤا کہ خاتم الانبیاء صلعم نے اپنے متبعین کو نہ صرف ہر قسم کے لالچ سے ہی دور رکھا۔ بلکہ یہ بھی صاف بتا دیا کہ اس راہ میں کچھ دکھ بھی اٹھانے پڑیں گے۔ ہاں اس کے بعد پھر خوش خبری بھی ہے۔

ان سب باتوں کی غرض کیا تھی؟ یہی نا۔ کہ لوگ حق کو حق کی خاطر قبول کریں۔ نہ کسی لالچ کی خاطر نہ کسی دکھ اور تکلیف سے بچنے کے لئے۔ یہ سچ ہے کہ حق کو جو شخص اختیار کرتا ہے وہ انجام کار آرام ضرور پاتا ہے۔ مگر اس آرام اور راحت کے پانے کے لئے بھی تکلیف میں سے ہو کر گذرنا پڑتا ہے۔ تا اصل مقصد سکھ اور دکھ نہ ہو۔ بلکہ صداقت کو صداقت سمجھ کر نہ اس لئے کہ اس نیکی کے کرنے سے کوئی آرام ملے گا۔ کیونکہ جب آرام اور تکلیف کا سوال آجاتا ہے تو پھر نیکی کی قدر اور محبت جاتی رہتی ہے۔ اسی لئے فرمایا ہے ان اتبع الا ما یوحی الیّ میں صرف اس بات کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف وحی کی جاتی ہے یعنی کسی سکھ اور دکھ کے لئے ایک راہ کو چھوڑنا اور دوسری راہ کو اختیار کرنا میرا کام نہیں۔ بلکہ جو خدا کا حکم ہو اس کی فرماں برداری کرنا ہی میری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ خواہ اس کے ماننے میں مجھے آرام ملے۔ یا تکلیف۔ کیونکہ میں بالذات عالم الغیب تو ہوں نہیں اس لئے قبل از وقت ان کے متعلق میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ قل لا املک لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ما شاء اللّٰہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان سے کہہ دو! کہ میرا اپنا ذاتی نفع ونقصان بھی میرے اختیار میں نہیں مگر وہی ہو کر رہتا ہے جو خدا چاہے۔ اور اگر میں بالذات غیب جانتا ہوتا۔ تو اپنا بہت سا فائدہ کر لیتا۔ سنئے! دوسری جگہ فرمایا ہے۔ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللّٰہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک نہ تو میرے پاس خزانے ہیں کہ میں تمکو مال و دولت کا لالچ دوں اور نہ میں غیب کی باتوں کو جانتا ہوں کہ تم کو یہ بتاؤں کہ فلاں کام یوں کرو۔ تو تم کو کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔ یا تم کو اس طرح فائدہ پہنچے گا۔ اور نہ میں فرشتہ ہوں یعنی بشریت کے تقاضے میرے ساتھ ہیں۔ پس میں تم کو ان باتوں کا لالچ دیکر اپنی طرف نہیں بلاتا۔ خدا کی قسم کیسی صداقت اور کیسی راست بازی ہے۔

ادھر غور کرو! کہ ان ساری باتوں کے باوجود اگر کسی شخص نے اپنے تابعین کو خزانوں کا مالک بنایا تو وہ صرف پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام ہی تھے۔ کیا مقابلہ ہے ایک طرف تو حضرت مسیح علیہ السلام بروئے انجیل اپنے بارہ حواریوں کو بارہ تختوں کا وعدہ دیتے ہیں۔ مگر تخت ملنا کوئی نہیں۔ دوسری طرف پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام کہتے ہیں۔ میں تم کو یوں نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں۔ مگر اپنے تابعین کو ساری دنیا کے خزانوں کا مالک بنا کر دکھا دیا۔ اور قیصر وکسریٰ کے بے بہا خزانے ان کے پیروں میں لا کر ڈال دیئے۔ وہ بے شک دکھ اور خوشی۔ راحت اور رنج کے مالک نہیں بنتے کہ کہدیں کہ میں غیب جانتا ہوں لیکن جیسا پردہ غیب سے آپ نے اٹھایا۔ دنیا میں کوئی انسان اس قدر غیب کا پردہ اٹھانے والا پیدا

نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ انسان کے سکھ کی تمام راہیں کھول کر رکھ دیں۔ اور یہ بتادیا کہ اس راہ پر قدم مارو گے تو دکھ اٹھاؤ گے۔ فرشتہ ہونے کا دعوی نہیں۔ مگر کیسی پاکیزہ زندگی ہے۔ کہ اگر کوئی شخص دنیا میں فرشتہ کہلانے کا مستحق ہے تو وہی مقدس ہستی جو بعثت سے پہلے ہی صفت الملائکہ (الامین) کے معزز خطاب سے اس قوم میں مخاطب ہوا۔ غرض خزانوں کا مالک بھی بنایا۔ غیب کی باتیں بھی کھول کر بتائیں اپنے ملک ہونے کا قائل بھی کردیا۔ مگر دعوی صرف یہی کہ میں ایک معمولی بشر ہوں۔ لالچ دیکر کسی کو اپنا پیرو بنانا نہیں چاہتا۔ یہی سبب ہے کہ اس کی صداقت ان کے دلوں میں ایسے گڑھی ہوئی ہے کہ جو وہ کہدے اس پر کبھی جھوٹ یا غلط ہونے کا وہم بھی کسی دل میں نہیں آتا۔

اب غور کرو کہ ایسے حالات میں اگر ایسا مفترض الطاعت شخص ان کے اندر خدائی کا دعوی کردیتا تو سے اپنے آپ کو خدا منوا لینا کچھ بھی مشکل نہ تھا۔ مگر نہیں۔ آپ نے چند سال کے عرصہ میں نہ صرف ہر قسم کے قبیح رسموں کو ہی تمام ملک سے مٹا دیا بلکہ ان کی کایا ہی پلٹ دی۔ اپنے تابعین کو بادشاہ بھی بنا دیا۔ دولت مند بھی بنایا۔ فاتح بھی بنا دیا۔ مگر اصل غرض نہ دولت مند بنانا تھا۔ نہ بادشاہ بنانا۔ نہ فاتح بنانا بلکہ اصل غرض انسان کامل بنانا تھا جو پہلے نبیوں سے نہ ہوسکا۔ غرض اس انسان کامل خاتم الانبیاء نے اپنے تابعین کو ایسے راستہ پر چلایا۔ کہ اور کوئی غرض درمیان میں نہ آنے پائے۔ ایک تہذیب نفس ہی اصل مقصد رہے۔ جب تہذیب نفس ہوگئی۔ تو دیکھ لو پھر نہ تو بادشاہ بننے میں کچھ مشکلات رہیں نہ دولت کی پرواہ رہی۔ نہ فتوحات میں کوئی روک پیدا ہوسکی۔

پس جو شخص آنحضرت صلعم کی سیرت پر اتفاقی نظر بھی ڈالے گا اس پر یہ بات اثر کئے بغیر نہ رہے گی کہ پیغمبر اسلام علیہ وآلہ السلام میں مذہب حق کی درد اور اس کی اشاعت کے لئے آپ کی سرگرمی اور ہمت اپنے اندر ایک بھاری حقیقت مضمر رکھتی تھی جو خاتم الانبیاء ہونے کی حیثیت سے آنحضرت میں ودیعت رکھی گئی اور وہ حقیقت دوسروں میں نہ پائی گئی۔ اسی حقیقت کا نتیجہ وہ روح تھی۔ جو آنحضرت صلعم نے اپنے متبعین کے اندر پیدا کردی تھی۔ کہ دشمن کے مقابل وہ دنیا کی کسی طاقت کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور اس روح نے ہی دنیا میں وہ کام بھی کردکھایا جس کو دنیا آج تک حیرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ تاریخ اس امر کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ کہ کوئی ایسا مصلح دنیا میں آیا ہو۔ جس کے ہر ایک حکم کے آگے ایک آن میں صدیوں کی جڑ پکڑے ہوئے رسوم قبیحہ اور عقائد باطلہ ایسے ھباءً منثورا ہوگئے ہوں کہ ان کا نام ونشان بھی کہیں نظر نہ آئے (باقی آئندہ)

ناظرین الحافظ خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ بصورت دیگر عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ دیگر جواب طلب امور کے لئے ار کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔

(مینجر)

باسمہ سبحانہ

ولادت باسعادت مولانا علیؑ ابن ابیطالب علیہ السلام

خداکے گھر میں جو پیدا ہوا ہو اسکو کیا کہئے ✿ ات پھر سوچئے اولاً سل علی کہئے

وہ جناب جمعہ کے روز تیرھویں ماہ رجب کو خانۂ خدا میں پیدا ہوئے۔ اور کوئی مولود سوا ان حضرت کے خانہ کعبہ میں نہ پیدا ہوا ہے اور نہ پیدا ہوگا ؎

این سعادت بزور بازو نیست ✿ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

کیا خوب کاشی نے کہا ہے ؎

مطلب از انشائے کعبہ بہر میلاد تو بود ✿ ورنہ ذات لامکان را خانہ کے باشد روا

کسی الہام خاص کے سبب جناب فاطمہ بنت اسد خانۂ خدا کی زیارت کو گئیں اور طواف میں مشغول تھیں آخری شوط میں مستجار کے قریب خانہ خدا کا پردہ پکڑ کر دعا کی بار الہا واسطہ جد امجد ابراہیم خلیل اللہ کا جنہوں نے اس خانہ کعبہ کو بنا کیا ہے اس ولادت کو مجھ پر سہل و آسان کر فوراً دیوار خانۂ کعبہ شق ہوگئی اور نیا دروازہ بن گیا اور ساتھ ہی یہ آواز بھی آئی کہ اے فاطمہ بنت اسد اندر جاؤ۔ ان کا تشریف لے جانا تھا کہ دیوار جہاں سے شق ہوئی تھی وہیں سے پھر مل گئی۔ جو لوگ صحن کعبہ میں حاضر تھے یہ واقعہ عجیبہ دیکھ کر شیبی کے پاس پہنچے جس کے ہاں خانہ کعبہ کی کنجی عرصہ دراز سے چلی آتی تھی اور چشم دید واقعہ بیان کیا وہ بھاگا ہوا آیا اس نے قفل کھولا کھل گیا اور کنڈی کھولی کھل گئی۔ ہرچند کوشش کی لیکن دروازہ نہ کھلنا تھا پر نہ کھلا معلوم ہوا کہ دربان کا اختیار قفل اور کنڈی تک محدود ہو سکتا ہے آگے اختیار مالک کا ہے کہ دروازہ اپنے گھر کا کھلنے دے یا نہ کھلنے دے چنانچہ نہیں کھلنے دیا حضرت فاطمہ بنت اسد تین دن خدا کے گھر میں مہمان رہیں۔ تین روز کی مہمانی یہیں سے مسنون قرار پائی خانۂ خدا کے اندر اس عرصے میں دنیا کا کوئی اور شخص نہ جا سکا لامحالہ اندر جو کیفیت گذری وہ انہی کی زبانی تمام عالم کو تسلیم کرنی پڑے گی۔ جناب علی مرتضیٰ ان ستونوں کے مابین پیدا ہوئے جو خانہ خدا کے اندر اب بھی موجود ہیں۔ حضرت حوا حضرت سارہ حضرت ہاجرہ حضرت کلثوم خواہر موسیٰ حضرت مریم مادر عیسیٰ علاوہ بہت سی حوروں اور پیغمبروں کی رشتہ دار عورتوں کے خدمت قابلہ اور مصاحبت حضرت فاطمہ بنت اسد انجام دینے کے لئے حاضر تھیں بہشتی طشت بہشتی آفتابہ بہشتی کپڑے بہشتی میوے بہشتی کھانے حوران جنت نے حاضر کئے امہات المومنین نے مولود مسعود کو غسل ولادت دیا بچہ لباس بہشتی پہنایا اور پیار کیا اور فاطمہ بنت اسد کو مبارکباد دی۔ یہ تو آپ نے مختصر حال خانہ کعبہ کے اندر کا سنا۔ اب باہر والوں پر کیا گذری شہر مکہ میں تو اس انوکھی خبر کا غل مچ ہی گیا تھا۔ مگر نہیں آس پاس کے دیہات و قصبات میں بھی یہ خبر پہنچ گئی تھی۔ اور لوگ فوج فوج گروہ گروہ چلے آتے تھے اور ہمہ وقت

ٹھٹھ لگے رہتے تھے کہ دیکھئے پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔ مگر صاحبان علم وقت ظہور سے پہلے نہیں آئے ادھر ظہور کا وقت پہنچا ادھر خدا کا نبی اپنے عم مکرم جناب ابوطالب کو ہمراہ لیکر خانۂ خدا میں داخل ہوئے۔ جونہی نبی اللہ کا معہ جناب ابوطالب کے داخلہ ہوا ادھر دیوار پھر اسی جگہ سے شق ہوئی اور حضرت فاطمہ بنت اسد نے آواز سنی کہ اے فاطمہ بنت اسد اس بچے کو لے کر باہر جاؤ۔ تعمیل حکم میں فاطمہ بنت اسد اپنے ہاتھوں پر بچے کو لے کر نکلی ہیں تو ایک آواز آئی اے فاطمہ نام اس مولود کا علی رکھنا۔ سبحان اللہ ؎

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے ✽ عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

جب فاطمہ بنت اسد باہر تشریف لائیں تو خاتم النبیین نے اپنے وصی کو اپنے ہاتھوں پر لے لیا۔ پیشانیٔ منور کا بوسہ لینے کے لئے جیسے ہی روئے انور کو جھکایا اور خوشبوئے نبوت مشام امامت میں پہنچی۔ فوراً آنکھیں کھول دیں گویا مطلب حضرت کا یہ تھا کہ دنیا میں آکر سب سے پہلے نور رسالت سے آنکھیں منور ہوں۔ اللہ اللہ کیا مرتبہ ہے علی ولی اللہ کا کہ پیدا ہوئے تو خدا کے گھر میں سب سے پہلے دیکھا تو رسول خدا صلعم کو۔ شہادت پائی تو مسجد میں ابتدا اور انجام خدائے تعالیٰ کے گھر میں ہوا۔ اور ہمنام خدا مرزا دبیر مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

کہتے ہیں نصیری تو علی کو اللہ ✽ بندۂ اللہ کو علی کہتا ہے

لِيْ مِنَ اللّٰهِ اِمَامٌ قُرَشِيٌّ عَرَبِيٌّ ✽ طَيِّبُ الْمَوْلِدِ وَالنَّسْلُ اَغَرُّ اللَّقَبِ

یعنی الحمد للہ ہمارے رہبر کے واسطے خداوند عالم نے اپنی طرف سے ایسا امام قرشی و عربی معین فرمایا کہ جس کی جائے ولادت پاک و پاکیزہ ہے اور جس کی اولاد و عترت طیب ہے اور لقب روشن و منور ہے۔ یہاں مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کا حضرت عیسیٰؑ سے مقابلہ کروں۔ جناب مریم مادر عیسیٰؑ کو درد زہ عارض ہوا تو وہ بیت المقدس میں تھیں۔ حکم خدا ہوا کہ اے مریم تم یہاں سے باہر جاؤ یہ خانۂ عبادت ہے خانۂ ولادت نہیں ہے اور جب جناب فاطمہ بنت اسد مادر امیر المومنین علیہ السلام کو آثار وضع حمل پائے گئے تو وہ خانۂ کعبہ کے باہر طواف میں مشغول تھیں۔ ان کو حکم ہوا۔ کہ تم اس خانۂ کعبہ میں داخل ہو تاکہ ہمارا ولی ہمارے گھر میں پیدا ہو اور جناب عیسیٰؑ کو اگر خانۂ یہود میں دار پر معراج ہوئی تو جناب امیر کو خانہ معبود میں دوش رسول مختار پر معراج ہوئی ؎

بود چوں دوشِ نبی بالاتر از عرشِ بریں ✽ زیں سبب شد جائے پایت یا امیر المومنین

اور جناب عیسیٰؑ اگر چوتھے آسمان تک گئے تو جناب امیر کا نور دو ہزار برس قبل آدم عرش خدا پر تھا۔ جسم جناب امیرؑ زمین پر رہا اور عیسیٰؑ معہ جسم کے آسمان پر گئے۔ یہاں پر کیا خوب کسی شاعر نے کہا ہے ؎

مسیح بر فلک و مرتضیٰ علیؑ بر زمین ✽ دلم ز آتش غصہ زلبکہ بود کباب

سوال کردم ازیں ماجرا ز پیر خرد ✽ چو غنچ لب بہ تبسم کشود و داد جواب

کہ قدر ہر دو بمیزان عدل سنجیدم ✽ چو او گراں تر از و بود در ہمہ ابواب

نشست پلۂ میزان مرتضےٰ بزمین ؛ مسیح برفلک چارمین برفت شتاب

الحاصل جناب عیسیٰؑ کے بارے میں بطور عتاب حق تعالےٰ نے فرمایا ہے یٰعیسیٰ ابنَ مریمَ ءَانتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِن دُونِ اللّٰهِ۔ اے عیسیٰؑ ابن مریم کیا تم نے ان نصاریٰ سے کہہ دیا تھا کہ وہ تمہیں اور تمہاری ماں کو خدا کے علاوہ دو خدا اور بنا لیں) اور جناب امیرؑ کے وجود ذی جود پر خداوند عالم نے خود فخر و مباہات کی ہے جیسا کہ منقول ہے کہ شب ہجرت جبرئیل امین نازل ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ یہاں سے مدینہ کو ہجرت فرمائیے اور اپنے فرش خواب پر علیؑ کو سونے کا حکم دیدیجئے اس وقت جناب رسول خدا نے جناب امیرؑ کو طلب فرمایا اور جبرئیل جو حکم لائے تھے اس سے آگاہ کیا۔ جناب امیرؑ نے عرض کی بسم اللہ جو آپ کو حکم ہوا ہے اس کی آپ تعمیل فرمائیں میری جان اور میرے ماں باپ سب آپ پر فدا ہیں الغرض حضرت صلعم کا ہجرت فرمانا اور جناب امیرؑ کا جناب رسول خدا کے فرش خواب پر سو رہنا اس وقت خداوند عالم نے ملاء اعلیٰ میں فخر و مباہات کیا اور جبرئیل و میکائیل سے فرمایا کہ ہم نے تم دونوں میں مواخات اور بھائی چارہ قرار دیا ہے۔ تم میں سے ایسا کون سا ہے جو اپنی عزیز جان دوسرے پر نثار کر دے۔ ان دونوں نے کہا کہ پروردگارا ہم نہیں چاہتے کہ اپنی جانِ عزیز کو کسی دوسرے پر نثار کر دیں بلکہ چاہتے ہیں کہ تیری عبادت میں بسر کریں۔ ارشاد ہوا کہ اس وقت روئے زمین پر دیکھو۔ ہمارا خاص بندہ علی ابن ابیطالبؑ کس طرح بلا تامل اپنے بھائی ہمارے رسول کے فرش پر سو رہا ہے۔ اس کو اپنی جان کا ذرا خوف نہیں ہے۔ مرزا رفیع باذل فرماتے ہیں ؎

خدا را مباہات زایجادِ او ؛ نبی را تظاہر زامدادِ او

اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

عمدۃ علی

شانِ امامت

(گذشتہ سے پیوستہ۔ نمبر ۵)

یا ایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

نمبران سابق میں بالوضاحت یہ امر ثابت کیا جا چکا ہے کہ اولی الامر (امام) کے تقرر و انتخاب کا تعلق صرف ذاتِ خدا سے مخصوص ہے۔ ہرگز آدمیوں کی قدرت نہیں ہے کہ وہ امام مقرر کریں اپنے بنائے ہوئے امام کبھی قابل امامت نہیں۔ عقل اس سے انکار کرتی ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ جسے ہم امام تجویز کر لیں خدا اس کی اطاعت ہم پر فرض کر دے۔ خود ہمارے افعال کا پابند ہوا جاتا ہے ہم فاعل مختار، خود مجبور ونا چار ثابت ہوتا ہے۔ خدا کا مجبور ہونا شان ربوبیت و خالقیت کے منافی

ہے۔ اس نمبر میں میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ خداوند عالم پر بعد لطف و رحمت لازم ہے کہ زمانہ کے لئے ایک ہادی (پیغمبر یا امام) مقرر فرمائے کبھی کسی وقت عالم کو مطلق العنان نہ رکھے۔ کیونکہ یہ امر اس کے عدل کے بھی خلاف ہے۔ عقلا و صاحبان بصیرت پر اندک تدبر و تفکر سے پردہ ہٹ جاتا ہے۔ اور حقیقت کا نورانی و دلفریب چہرہ بآسانی نظر آجاتا ہے۔ کوئی عاقل کبھی یہ ماننے کے لئے طیار نہ ہوگا کہ جملہ بنی نوع انسان کے تمدن و تدبر کے درست رکھنے کے لئے صانع حقیقی نے کوئی سردار کوئی پیشوا کوئی ہادی (امام) نہ مقرر کیا ہو۔ جب کہ ہشام بن الحکم کا زبردست عقلی مناظر اس پر دال ہے۔ ایک شامی جو علم کلام و فقہ وغیرہ میں نہایت کامل تھا۔ ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے۔ یا حضرت میں اپنے معلومات علمی کے بنا پر کہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے اصحاب سے مناظرہ کروں۔ آپ کے اصحاب میں کوئی اس قابل ہے کہ میرا مقابلہ کرے۔ حضرت اپنے بعض اصحاب کو طلب فرماتے ہیں۔ اسی اثنا میں ہشام بن الحکم بلا طلب اتفاقیہ خود حاضر خدمت ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ آپ کا سن بہت کم ہے۔ مگر امام اپنے پہلو میں جگہ خالی کر دیتے ہیں۔ اور یہ قابل فخر کلمہ ارشاد فرماتے ہیں۔ وہ شخص آگیا جو اپنے دل سے اپنی زبان سے اپنے ہاتھ سے مذہب حق کی نصرت کرتا ہے۔ حضرت پہلے حمدان ابن اعین کی جانب مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ حمدان تم اس شامی سے مناظرہ کرو۔ چنانچہ انہوں نے مناظرہ کیا اور اس پر غالب آئے۔ بعد ازاں ہشام بن سالم الحکم امام مد مقابل ہوئے اور اسے مغلوب کیا۔ پھر قیس بن الماصر میدان مناظرہ میں تشریف لائے اور اب اُسے شکست فاش ہوئی گھبرا کر بغلیں جھانکنے لگا۔ امام علیہ السلام ہنسنے لگے فرماتے ہیں معلوم ہوا تم ان لوگوں سے علمی قوت کم رکھتے ہو۔ اچھا اب تم اس لڑکے (ہشام بن الحکم کی جانب مخاطب ہو کر) سے مناظرہ کرو۔ ان کا سن نہایت کم ہنوز سترھواں سال آغاز تھا۔ ان کی کم سنی اس امر کا کافی ثبوت دے رہی تھی کہ یہ فن مناظرہ میں ہرگز ماہر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس شامی نے نہایت خوشی سے فوراً منظور کر لیا اور باب مناظرہ یوں کشادہ ہوا۔

شامی۔ صاحبزادے مجھسے اپنے امام (جعفر صادق) کی امامت کے متعلق کوئی سوال کرو۔

ہشام۔ (نہایت غضبناک ہو کر باواز کرخت) اچھا تم یہ بتاؤ کہ خدا اپنی مخلوقات کے نفع و نقصان کو زیادہ سمجھتا ہے اور اس کی بھی خواہی و مصالح کا زیادہ انتظام کر سکتا ہے یا خود مخلوقات اپنا انتظام اُس سے زیادہ بہتر کر سکتی ہے۔

شامی۔ خود زیادہ سمجھ سکتا ہے۔ اور وہی زیادہ بہی خواہ ہو سکتا ہے

ہشام۔ تو اس نے اپنی مخلوقات کے نفع و امن کے لئے کیا انتظام کیا۔

شامی۔ ہادی مقرر کیا جس نے ان کے اختلافات کو رفع کیا اور راہ راست دکھلائی۔ راہ ضلالت سے بچایا۔

ہشام۔ وہ کون شخص ہے جسے تم ہادی کہہ رہے ہو۔

شامی۔ حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ہشام۔ لیکن آنحضرت کے بعد کون ہادی ہوا۔

شامی۔ قرآن مجید و احادیث رسولؐ۔

ہشام۔ تو کیا آج اس کتاب خدا و احادیث رسول نے ہم لوگوں کو کوئی نفع پہنچایا۔ اور ہم لوگوں کے نزاع کا فیصلہ کر دیا۔

شامی۔ بے شک۔

ہشام۔ پھر ہمارے تمہارے درمیان نزاع کیوں ہے۔ ہم تم آپس میں کیوں جھگڑ رہے ہیں۔ شام سے تم یہاں بغرض مناظرہ کیوں آئے۔ جب اس (قرآن) ہادی نے ہمیں اور تمہیں راہ راست پر لگا دیا تو پھر مناظرہ۔ مباحثہ۔ مجادلہ۔ تنازعہ کیا معنی رکھتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ کلام خدا و احادیث نبویہ ہادی صامت ہیں اور جب تک کہ کوئی ہادی ناطق نہ ہوگا اختلاف نہ مٹیں گے۔ کیونکہ قرآن مجید و احادیث رسولؐ تو سب کے پاس ہیں پھر اس قدر اختلاف کا کیا باعث ہے۔ کہ ایک دوسرے کو گمراہ بتا رہا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ اور سب سے زیادہ تماشہ تو یہ ہے۔ کہ ہر شخص اپنی دلیل قرآن و احادیث رسول سے پیش کرتا ہے۔ یہ سمجھ لو کہ اگر قرآن و احادیث رسولؐ میں تنہا ہدایت کی قدرت و قوت ہوتی تو نزاع کیوں ہوتی۔ قرآن و احادیث نے کیوں نہ کہدیا۔ کہ فلاں مذہب حق اور فلاں باطل ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ جب تک کوئی ہادی ناطق یعنی زبان سے بولنے والا رہبر نہ ہوگا جو قرآن و احادیث کے صحیح مطالب کو بیان کرے اس وقت تک مخلوقات کی بہبودی کا انتظام کبھی نہیں ہو سکتا۔

ہشام کی تقریر سن کر شامی مبہوت ہو کر خاموش ہو گیا۔ ع

منہ میں گویا نہ تھی زبان اُس کے

امام علیہ السلام۔ کیوں خاموش کیوں ہو گئے۔ جواب کیوں نہیں دیتے۔

شامی۔ کیا کہوں میرے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ اگر کہتا ہوں کہ ہم لوگوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تو صریح جھوٹ ہے۔ اگر کہتا ہوں کہ قرآن و احادیث ہم لوگوں کے اختلاف کو رفع کر دیتے ہیں تو یہ بھی غلط ہوگا۔ کیونکہ ان میں سینکڑوں احتمالات ہوتے ہیں اور یہ سچ ہے کہ ہر فرقہ علیحدہ علیحدہ مطلب سمجھتا ہے۔ اور قرآن و احادیث بھی سے بھی نہیں کہتے کہ یہ مطلب غلط اور یہ صحیح ہے غرضکہ میری سمجھ میں اس کا کوئی جواب بن نہیں پڑتا۔ پھر ہشام سے مخاطب ہو کر۔

شامی۔ بھائی میرے پاس تو اس کا کوئی جواب نہیں۔ اب تمہیں بتاؤ۔ تمہارے سوال کو ہم تمہیں سے بیان کر کے تمہیں سے جواب چاہتے ہیں۔ بتاؤ خدا اپنی مخلوقات کے نفع و نقصان کو زیادہ سمجھتا ہے یا خود مخلوقات۔

ہشام۔ خدا زیادہ سمجھتا ہے اور وہی بہتر انتظام کر سکتا ہے۔

شامی۔ تو خدا نے کیا انتظام کیا۔

ہشام۔ ہر زمانہ میں مخلوقات کی ہدایت اور رفع اختلاف و شر و فساد کا معقول اور بہترین انتظام کرتا رہا ہے۔ پہلے بکثرت پیغمبروں کو بھیجا پھر آخر میں حضرت ختم المرسلین کو۔ حضرت نے ہدایت کی۔ معاشرت درست کی۔ دنیا کو اخلاق سے آراستہ کیا۔ حضرت کے بعد آپ کے نائب اور وصی ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ اس زمانہ میں یہ بزرگ (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے) ہیں۔ جن کے پاس دور دراز سے لوگ علم حاصل کرنے مسائل پوچھنے آتے ہیں۔ اور یہ آسمان و زمین کی باتوں سے لوگوں کو مطلع کرتے ہیں۔

شامی۔ مجھے کیونکر یقین ہو کہ خدا نے آپ ہی کو اس زمانہ کے لئے حجت اور ہادی مقرر کیا ہے۔

ہشام۔ حضرت سے جو کچھ چاہو دریافت کرو۔ اور معقول جواب ملنے پر ایمان لاؤ۔

شامی۔ میں کیا پوچھوں جس سے آپ کے حجت ہونے کا یقین ہو۔ حضرت خود ہی کوئی قطعی ثبوت دیں جس میں گنجائش انکار نہ ہو۔

جناب امام علیہ السلام۔ اچھا سن اور اپنے واقعات غور سن۔ اس کے بعد حضرت نے اس کے گھر سے نکلنے سے وہاں تک پہنچنے کی پوری کیفیت حتی کہ راستہ میں جس جس منزل پر ٹھہرا۔ جن جن لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ کن کن لوگوں سے کیا کیا باتیں ہوئیں مفصل بیان فرمائی۔

شامی۔ (وجد میں آکر) بیشک بیشک یہ سچ ہے۔ جن کو بجز میرے کوئی نہیں جانتا۔ لاریب آپ حجت خدا اور امام زمانہ ہیں۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وانک وصی الاوصیاء۔ یہ شان امامت ہے جس کی ضو چھپائے نہیں چھپ سکتی۔ جس کی لمعانیت نہاں و مستور نہیں کی جا سکتی۔ جس کی روشنی چراغ نہ دامن نہیں ہو سکتی۔ آفتاب پر خاک نہیں پڑ سکتی جس کی تیز شعاعیں زمانہ کو روشن و منور کر دیتی ہیں۔ جس کی جھلک غیروں کو بھی نظر آئی جس کی لمعانیت نے تاریکی کفر دفع کر کے چراغ ایمان قلب شامی میں روشن کر دیا۔ سبحان اللہ ہزار ہزار درود و سلام الٰہی برگزیدہ ہستی پر۔

(راقم: خادم الاسلام سید شوکت علی فراق ہلور ضلع بستی) ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء

الحافظ میں اجرت اشتہارات

ایکبار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ	مقدار
۴ر	۱۰ر	۱۶ر	۲۵ر	سالم صفحہ
۲ر	۶ر	۱۰ر	۱۶ر	½ صفحہ
۱ر	۴ر	۶ر	۱۰ر	¼ صفحہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام

ہشم گریاں نے یہ پائی آبرو بارش کے ساتھ ۔ اشک سے ملتے تو ہیں گوہر پہ آویزش کے ساتھ

ادۂ حب علیؑ کے خم کے خم دے ساقیا ۔ کہنہ میخواروں کو کیا ساغر کی پیمائش کے ساتھ

قبر میں داغ غم سرور کا اللہ رے فروغ ۔ گنج ضو گنج لحد ہے جس کی یوں تابش کے ساتھ

قتِ پرسش خود علیؑ خادم کے سر پہ آگئے ۔ پھر گئے الٹے ملک آقا کی فہمائش کے ساتھ

د مرنے کے میرا مدفن بنے خاک نجف ۔ زندگی سے ہے غرض اپنی اسی خواہش کیساتھ

کون ہے فریادرس تیرے سوا یا مرتضیٰؑ ۔ منتظر ہوں لطف کا امید افزائش کے ساتھ

شاہ کہتے تھے یہ اعداسے میں ہوں اس کا پسر ۔ ہے شرف کعبہ کو حاصل جس کی پیدائش کیساتھ

جد محمدؐ ہے تو مادر ہے میری خیر النساء ۔ پرورش جس نے کیا مجھکو بڑی نازش کے ساتھ

بسکہ تھی منظور روزِ عید دلداری میری ۔ حُلّہائے خلد آئے حق سے فرمائش کے ساتھ

حجت حق مثل پیغمبر ہوں میں بھی بے گماں ۔ حق سے ہو کیوں منحرف طینت کی آلائش کیساتھ

آہ نیرنگ جہاں بنت علیؑ ہو در بدر ۔ آل بوسفیان پس پردہ ہو آسائش کے ساتھ

آل احمدؐ ہو مقابل میں گرفتار رسن ۔ اور یزید بے حیا مسند پہ آرائش کے ساتھ

روز عاشور تھی شہ پر پیاس کی شدت غضب ۔ خشک تھی منہ میں زباں گرمی کی افزائش کیساتھ

کان معنی سے اے افسرؔ در یکتائے سخن
یوں تو ملنے کو ہیں ملتے پر بڑی کاوش کے ساتھ

باقر علی افسرؔ بی۔ اے منشی فاضل ۔ ۵ دسمبر ۱۹۲۷ء

الواعظ رجب نمبر

اب کی مرتبہ انتہائے انتظام اور منتہائے اہتمام سے شائع ہوگا۔ اگر آپ ماہ مبارک رجب کے کل اسلامی حالات اور واقعات کا حق نما آئینہ دیکھنے کے مشتاق ہوں۔ اگر آپ ماہ مبارک رجب کے کل ایمانی خصوصیات و امتیازات کا حقیقی مرقع دیکھنے کے خواہاں ہوں۔ اگر آپ ماہ مبارک رجب سے محمد و آل محمد کے جملہ خصوصیات کی ہوبہو تصویر ملاحظہ کرنے کے متمنی ہوں۔ اگر آپ ماہ رجب کے کل اعیاد اور ایام غم کی تفصیل اور تحقیقی فہرست اور ان کے متعلق مقامات مقدسہ اسلامیہ و ایمانیہ کے صحیح عکسوں کی زیارت سے اپنے آئینۂ قلب کو جلا دینے کے خواہش مند ہوں۔ اگر آپ قوم کے مایۂ ناز اہل علم و اہل قلم کے بصیرت افزا اور ایمان آفرین مضامین نور آگیں سے اپنے نور ایمانی کو دوبالا کرنا چاہتے ہوں، اگر آپ مدح و ثنائے محمد و آل محمد کے مہکتے ہوئے گلدستہ سے اپنے ایمانی مشام کو معطر کرنا چاہتے ہوں۔ اگر آپ اپنے علمائے کرام اور ادبائے عظام کے رشحات قلم سے مستفیض ہونا تغذیۂ روح اور تقویت ایمان کا موجب سمجھتے ہوں۔ تو اس اعلان کے دیکھتے ہی ایک کارڈ لکھ کر اپنا نام نامی فہرست خریداران میں درج کرا لیجئے اور اپنے احباب کو بھی مطلع کر کے ثواب دارین حاصل کیجئے۔ یہ نمبر الواعظ کے شروع سال کا پہلا پرچہ ہوگا۔ جس کی قیمت عام خریداروں سے صرف ۸ علاوہ خرچ ڈاک اور خاص مستقبل خریداران الواعظ سے سالانہ قیمت میں صرف ۴ کا اضافہ۔ اشتہار دینے والے تاجر بھی اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیں اجرت طبع پانچ روپیہ فی صفحہ۔

(مینجر الواعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ)

قریباً مفت } میں نے انگریزی کی کتاب "قادیان کا جھوٹا نبی" کی قیمت ایک روپیہ کی بجائے صرف آٹھ آنہ کر دی ہے۔ تاکہ ہر کس و ناکس بسہولت خرید سکے اور قادیانی نبی کے حالات اور چالبازیوں سے تفصیلاً واقف ہو سکے۔ یہ کتاب مرزا اور اس کے مریدوں کی بالتصانیف کا دندان شکن جواب ہے۔ اور مناظرہ میں لاثانی ہے۔

المشتہر:۔ گوشہ نشین۔ وزیر آباد۔ پنجاب

ضرورت۔ پنجاب شیعہ مشن لاہور کی طرف سے ایک مبلغ پیشنماز جنکے پاس "حکیم حاذق" کی سند ہونے کے علاوہ کئی سال سے تبلیغ اور درس دینیات اور نماز جمعہ و جماعت پڑھانا اور مجالس وعظ وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ جو حضرات چاہیں کہ ان کے شہر میں مندرجہ بالا ضرورتیں سر انجام پائیں تو مینجر الحافظ کے پتے سے خط و کتابت فرمائیں۔

(راقم:۔ مینجر الحافظ لاہور)

مدرسۃ الواعظین لکھنؤ کے سالانہ جلسے

مدرسۃ الواعظین کے سالانہ اجلاس کی تاریخیں ۱۴-۱۵-۱۶ جنوری ۱۹۲۸ء مقرر ہو گئی ہیں۔ اس کی
ارت ہز ہائنس نواب صاحب بہادر رامپور بالقابہٗ نے منظور فرمالی ہے۔ اس جلسہ کے کامیاب بنانے میں
اب نجم العلماء مدظلہٗ کی طرف سے باوجود اس کے کہ آپ نے علالت کے ایک سخت حملے سے حال ہی میں نجات
ی ہے اور ابھی بے حد کمزوری باقی ہے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ جلسہ کافی سے
وہ کامیاب ہوگا اور تمام قوم اس کا عملی ثبوت دیگی کہ اسے تبلیغ سے اہم فریضہ کی امداد و انجام دہی کا پورا
اس ہے، ہم اپنی قوم سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس شاندار تبلیغی ادارے کی سالانہ جلسوں میں
کثیر تعداد میں شریک ہو کر اُسے کامیاب بنانے میں کوئی ممکن امداد و توجہ اٹھا نہ رکھے۔ (مدیر)

آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا آیندہ سالانہ اجلاس

معلوم ہوا ہے کہ دفتر کانفرنس میں اس وقت تک تین مقام سے سالانہ جلسہ کی دعوت موصول ہو چکی ہے
ۃ۔ جونپور اور رجوعہ ضلع جھنگ تینوں مقامات سے تعطیل ایسٹر میں جلسہ کی دعوت دی گئی ہے ہیں۔ اب ۸ جنور
۱۹ء کو مرکزی کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا جلسہ بمقام صدر دفتر آل انڈیا شیعہ کانفرنس واقع وکٹوریہ اسٹریٹ
نؤ میں ہونا قرار پایا ہے جس میں تینوں مقامات کے دعوت
ے پیش ہونگے۔ بعد تصفیہ جس مقام کی دعوت منظور ہوگی
عدہ شیعہ کانفرنس کی جانب سے اس کا اعلان کیا جائیگا

لوم ہوا ہے کہ جھنگ کے دعوت نامے میں سالانہ اجلاس بمقام
بیان کیا گیا ہے ہمکو جہاں تک ثوق علم ہے لاہور کے مومنین کو
اسکی اطلاع تک نہیں ہے کہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کو اجلاس لاہور
دعوت نامہ بھیجا گیا ہے اگر مومنین لاہور کی طرف سے یہ دعوت نامہ بھیجتا
تو دا کا بلا ہوا اپنی ذمہ داری پر دعوت دیتے تعجب ہے کہ دعوت
والا تو ہیں جھنگ و مقام جلسہ لاہور تجویز کیا جاتا ہے۔ اس میں
نہ ہے؟ اس کا افشا ہنوز قبل از وقت ہے۔ (مدیر)

سالانہ جلسہ شیعہ کانفرنس لائل پور

سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی
فرنس کا سالانہ جلسہ بمقام چنیوٹ ضلع جھنگ
طلات ایسٹر میں ہوگا۔ کیا اس صورت میں آل
شیعہ کانفرنس کے ساتھ اس ماتحت کانفرنس کے
جلسہ کا تصادم دونوں کانفرنسوں کے لئے مضر اور نامناسب ثابت نہیں ہوگا۔ (مدیر)

شیعانِ حیدرِ کرار کے لئے چند تازہ طبع کتابیں

ثبوت خلافت حصہ دوئم

حصہ اول ختم ہو چکا ہے

مصنفہ حاجی حکیم ڈاکٹر نور حسین صاحب جعفری کربلائی جھنگ سیالوی (البو تعلیقی سیتی) جس میں معیار خلافت الٰہیہ۔ اصحاب ثلاثہ کی دولت خلافت کیسی ہوئی۔ حالات سقیفہ بنی ساعدہ۔ خلافت اجماعی اور دلائل خلافت اصحاب ثلاثہ اور خلفائے ثلاثہ کی خلافت پر شیعان یورپ اور یورپین مورخین کے خیالات خطبہ شقشقیہ حضرت رسالت کی ناچاقی و دعاوی و براہین صابرہ اور تین فاتک کا منفصل بیان لکھا گیا ہے۔ بارہ ائمہ اطہار کی امامت و خلافت بلا فصل اور سوانحعمری مناقب و فضائل کا اہلسنت و سواد اعظم کے بارہ ۱۲ خلیفوں کیساتھ مقابلہ و موازنہ کیا گیا ہے۔ غرض چودہویں صدی میں شیعی دنیا میں ایسی سلیس اور مدلل و مفصل کوئی کتاب ثبوت خلافت میں نہیں چھپی۔ ہر ایک مخالف و معاند نے اس کے آگے سر جھکا دیئے ہیں۔ اپنی تلواریں نیام میں کر دی ہیں۔ اور بغلیں جھانکنے لگ گئی ہیں۔ یہ اس کتاب کی اعجاز و کرامت ہے کہ جس شخص مخالف خارجی و ناصبی نے اس کے تردید و جواب میں قلم اٹھایا اللہ تعالیٰ نے اس کی رگ حیات کاٹ ڈالی۔ اور وہ اس جہان سے نامراد و ابتر ہو کر چلتا بنا۔ اس میں مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں۔ کہ قیامت تک سر نہیں اٹھا سکتے۔ یہ کتاب ہر ایک مومن کے لئے نور ایمان۔ ضیاء چشم و حرز جان اور مخالفین کے لئے مہر کامل اور ہادی صراط جناں ہے کیوں نہ ہو یہ پاک و مقدس سوانحعمری شاہ مرداں علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے

ہر ایک شیعہ مومن کے گھر اس کتاب کا ہونا ضروری ہے

الحمد للہ ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

کاغذ لکھائی چھپائی اعلیٰ قیمت فی جلد عہ مجلد طلائی عہ

آئینہ مرزائیت

یہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کی غرض سے اور طبقہ مناظرین کی سہولت کو پیش نظر رکھ کر زبدۃ الافاضل و عمدۃ العلماء جناب مجدد انصاب السید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آباد زاد مجدہم نے دماغ سوزی اور محنت شاقہ سے مرزائی فرقہ کی معتبر و مبسوط کتب سے مطالعہ کر کے ایک چھوٹا سا رسالہ الموسومہ آئینہ مرزائیت بطور تحفہ تالیف فرمایا اور مولف ممدوح نے سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ اس رسالہ میں صاحب تالیف نے مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کی نوعیت و شخصیت۔ مرزا کی ابتدائی حالت اور طریقہ معاش مرزائی فرقہ کا سن بروز مرزا کے الہامات کی کیفیت و حقیقت نزول وحی۔ اسکی فرعونیت و نمرودیت کو نہایت کھلے الفاظ میں بیان کر دیا ہے جس سے ہر ایک انسان باسانی مرزا کے مفہوم کو سمجھ سکتا ہے۔ مرزا صاحب کے اقوال خلاف دین اسلام انکی تصانیف سے انتخاب کر کے عام پبلک کے سامنے پیش کئے گئے ہیں کتاب اعلیٰ سفید کاغذ پر نہایت عمدہ لکھائی و چھپائی کیساتھ طبع ہوئی ہے ۲۲×۱۸/۸ حجم ۸۰ صفحات ایسے بیش بہا موتی و انمول جواہر پر اس قابل قدر و بے مثال کتاب کا ہدیہ اور اس نایاب ذخیرہ کی قیمت صرف ۵ر

کربلائی شیخ غلام علی شہید شیخ خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور

شیعان حیدر کرار کیلئے چند تازہ طبع کتابیں

موعظہ حسنہ الملقب بہ اظہار حقیقت

یعنی بجواب اسکا اظہار حقیقت

کا ایڈیشن سوئم یعنی وہ ۵ گھنٹہ کی معرکتہ الآراء مکمل تقریر جو ۸ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو بموقعہ بازار لاہور کی انجمن دائرۃ الاصلاح کے معرکتہ الآراء چونی کے سات سوالوں کا جواب دیتے ہوئے حضور حجۃ الاسلام والمسلمین عمدۃ المفسرین سرکار شیر العلماء الشمس العلماء علامہ صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان دام برکاتہ نے مختلف المذاہب دس ہزار کے مجمع میں ۸۴ کتب معتبرہ اہلسنت سے عبارتیں پڑھ کر سنائیں اور کسی مخالف کو انکار کرنیکی جرأت نہ ہوسکی بلکہ علماء اہلسنت کو اسکے بعد اپنے مواعظ میں آج مجبوراً ان مسائل کا اقرار کرنا پڑا۔ اسی رسالہ کے ذریعہ اسوقت تک دو ہزار نفوس شیعہ ہوچکے ہیں۔ اس تعداد میں تین انگریز ۵ سکھ اور ۹ ہندو بھی شامل ہیں اب تیسری مرتبہ یہ رسالہ بار دوم اضافہ اکثر حواشی جدیدہ وغیرہ طبع ہوا ہے جس میں وہ اشتہارات بھی درج کردیئے گئے ہیں جو میاں منشی معراج الدین صاحب بانی انجمن دائرۃ الاصلاح نے موعظہ سے متاثر ہوکر اپنے عقیدہ کے متعلق شائع کرکے تمام ہندوستان کے سنی علماء سے جواب طلب کیا تھا اور اسوقت تک کوئی مولوی صاحب ان کا جواب نہ دے سکا۔ یہ تیسرا ایڈیشن عمدہ اور اعلیٰ طباعت وکاغذ ڈمی کے ۱۸۴ صفحات پر معہ سرورق رنگین کے طبع ہوا ہے قیمت معہ فوٹو علامہ حائری صاحب قبلہ ۹ر۔ بلا فوٹو ۸ر

مہدی موعود

مصنفہ علامہ شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر (ادام اللہ) یہ رسالہ حجۃ اللہ المنتظر خلیفۃ العصر امام ثانی عشر علیہ السلام کی ولادت نسب وحسب اسم وکنیت ولقب و اسباب غیبت وعلامات ظہور ومتعلقہ تمام اعتراضوں کا فیصلہ کن جواب۔ حدیث ثقلین کی توضیح اور مدعی مہدویت مرزا قادیانی کے عقائد باطلہ پر تبصرہ۔ نہایت مختصر اور مدلل قابل دید اور لائق داد ہے۔ مرزائیوں کی تردید کے لئے ہر مومن کے پاس اس رسالہ کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۲ر

مسیح موعود

مصنفہ صدر المفسرین فخر المحققین علامہ شمس العلماء السید علی الحائری صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہ۔ مسئلہ حیات وممات مسیح موعود علیہ السلام مرزا قادیانی کے مدعی نبوت ہونیکے زمانہ سے آج تک مرزائیوں اور مسلمانوں کے زیر بحث چلا آرہا ہے اور اس پر معرکۃ الآراء بحثیں ہوچکی ہیں۔ اب اس مسئلہ کی دونوں شقیں یعنی حیات مسیح علیہ السلام کا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے مدلل ثبوت اور مرزائیوں کے مایہ ناز مسئلہ وفات مسیح موعود کی دس دلائل قاہرہ سے مکمل تردید اور مرزا صاحب کے دلائل وفات مسیح کا ابطال اس رسالہ مسیح موعود میں ایسی وضاحت سے دیا گیا ہے کہ اب قیامت تک ان میں ہنگامہ آرائی کی جرأت پیدا نہ ہوسکے گی اس فتن مرزائیہ کے زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی گھر اس رسالہ سے خالی نہ ہونا چاہیے۔ قیمت صرف ۲ر

ملنے کا پتہ: شیخ غلام علی شہید ید منیجر خواجہ بک ایجنسی موچی دروازہ لاہور

جواہرات لولو

نورایمان طبع دہم

یہ وہی کتاب ہے جس میں دو طالبعلموں کا آپس میں مناظرہ ہے لیکن اس ایڈیشن میں بقدر جدید مضامین کا اضافہ ہوا ہے کہ بجائے خود ایک نئی کتاب تیار ہو گئی ہے صـ تا صـ۲۵ دیباچہ جدید قابل دید ہے اور صـ۱۱۶ تا صـ۱۷۵ مضمون بعنوان قصہ مختصر بالکل نیا اور قابل قدر ہے یعنی ان اوراق میں ثابت کیا ہے کہ مذہب سنت جماعت کوئی مذہب نہیں بلکہ پولیٹیکل پارٹی ہے اور یہ کہ اسلام میں خداداد مذہب صرف شیعہ مذہب ہے صـ۲۸۰ سے صـ۲۹۰ میں ثابت کیا ہے کہ جناب امام حسینؑ ملائکہ سے افضل ہیں اور روضہ اقدس حضرت کا خانہ کعبہ سے افضل ہے۔ نیز اس میں مصنف صاحب کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ باوجود اسکے مضامین زیادہ ہونے کے اور لکھائی چھپائی بمقابلہ سابقہ ایڈیشنوں سے بدرجہا بہتر ہونے کے قیمت پھر بھی وہی سابقہ یعنی مجلد عـ۱ اور مجلد ولایتی عـہ علاوہ محصولڈاک۔

ذبیح نینوا

مصنفہ عالی جناب مستطاب السید محمد ابو جعفر صاحب نقوی امروہوی۔ اس میں اسباب شہادت شہید اسلام پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے اور میدان کربلا کے دلخراش واقعات کو پردرد لہجہ میں بیان کیا گیا ہے گویا مولائے حسین مظلوم کے روبرو کربلا کا نقشہ رکھا ہوا نظر آتا ہے۔ اور جن وجوہات کی بدولت جناب مظلوم کربلا نے ناقابل برداشت اذیتیں اٹھا کر اپنی اور اپنے اعزا کی شہادت قبول فرمائی ہے مدلل اور فلسفیانہ طور پر واضح کی گئی ہے۔ قابل دید رسالہ ہے۔ اور امید ہے کہ محبان حسینؑ کرار اس گوہر آبدار کی قدر کریں گے اور فوراً آرڈر بھیجکر رسالہ ہذا طلب فرمادیں گے۔

قیمت فی جلد صرف ۸ر

مفاتح البرکات

اہل سنت جماعت نے ہماری کتاب مسمی المجرات کا جواب سوانح البرکات لکھا اور اس کے جواب الجواب میں جناب مولانا مولوی حاجی مرزا احمد علی صاحب قبلہ نے مفاتح البرکات تحریر فرمایا ہے۔ اس میں نہ صرف سوانح ہی کا جواب دیا ہے بلکہ مسمی المجرات کے دلائل کو اور بھی قوت دیدی گئی ہے۔ نہایت ہی قابل دید کتاب ہے۔ ضرور منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت مجلد صرف ۱۲ر

آئینہ مذہب سنی نوترمیم

یہ کتاب دوسری دفعہ ترمیم اضافہ کیساتھ شائع ہوئی ہے۔ گویا پہلے کی نسبت دوگنی ہوگئی ہے اور ڈاکٹر نور حسین صاحب مصنف کتاب ہذا کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ اس کا مضمون کتاب کے نام ہی سے ظاہر ہے۔ زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں آپ خود منگا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔

قیمت فی جلد صرف ایک روپیہ

علاوہ محصول ڈاک

نوٹ :- آرڈر دیتے وقت اخبار کا حوالہ دیں۔ اور ۱۰ ر کا ٹکٹ بھیج کر فہرست کتب مفت طلب فرمادیں۔

نماز اثنا عشری با ترجمہ مع اصول دین

تمام واجب نمازوں کے مفصل احکام۔ اصول دین، فروع دین وغیرہ وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

المشتہر منیجر کتب خانہ اثنا عشری لاہور مغل حویلی

رعایتی نرخ اجرت اشتہارات

تعداد	سالانہ	ششماہی	سہ ماہی	یکبار
سالم صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(منیجر الحافظ لاہور)

الحافظ

جلد اول کے پرچہ جات نمبر ۲-۳-۴-۵-۹-۱۰-۱۲ یعنی بابت اپریل مئی جولائی اکتوبر نومبر و فروری ۱۹۲۵ء اور جلد دوم مکمل دفتر میں موجود ہیں۔ ۴ر برائے جلد اول (جتنی کہ فی الحال دفتر میں موجود ہے) و عہ برائے جلد دوم بذریعہ منی آرڈر آنے پر اور ۲ر فی جلد زیادہ بذریعہ وی پی روانہ ہوسکتی ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ کیونکہ ذخیرہ کے ختم ہونے پر افسوس ہوگا۔ الحافظ کی ان قیمتی جلدات میں وہ معرکۃ الارا مضامین درج ہیں کہ بمشکل ہاتھ لگیں گے۔ ان کے ہمراہ ایک عدد تصویر جناب شمس العلماء علامہ حائری صاحب بھی مفت روانہ ہوگی۔

(مینیجر الحافظ لاہور)

نہایت ہی کے حاذق حکیم

عالی جناب حاجی الحرمین الشریفین حضرت رئیس الحکما مولانا غوثی دام ظلہم کی خاص ایجاد

کھونی

قیمت فی شیشی علاوہ محصولڈاک

مصیبت کی تریاق

جگر کی کامل اصلاح کرنے والی ورم طحال کو جڑ سے کھو دینے والی۔ ریح البواسیر کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی قبض کو کھولنے والی لیکن دستوں کو آہستہ آہستہ روکنے والی۔ بھوک بڑھا کر خواہش کے ساتھ پوری غذا کرنے کی صلاحیت پیدا کر دینے والی۔ نفخ باد گولہ درد شکم۔ قراقر وغیرہ کو چٹکیوں میں ہوا کر دینے والی ثقیل سے ثقیل غذا کو جلد ہضم کر دینے والی۔ ہچکی اور متلی کو بالخاصہ روکنے والی۔ معدہ کی سارحی شکایتیں دور کر کے قوتِ ہاضمہ کو درست رکھنے والی۔ ہضم صحیح کے ساتھ خون صالح پیدا کر کے مادہ تولید و تناسل میں اضافہ کرنیوالی۔ گردوں میں خاص حرارت پیدا کر کے طاقت مردانگی کے ابھارنے والی اکیلی اور لاجواب دوا جو اپنے اکسیری فوائد اور عجائب تاثیرات کی وجہ سے ہر کنبے والے گھر میں رائج اور طبقہ ذکور و اناث پورا پورا اثر جماتی جا رہی ہیں۔ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ اور فرمائشیں برابر چلی آتی ہیں آپ کا بھی دل چاہے تو امتحاناً ہی سہی منگائیے اور زندگی کا لطف اٹھائیے۔ قیمت فی شیشی ۱۴؍ علاوہ محصول ڈاک مقرر ہے۔ نوٹ:۔ ایک شیشی سے ۴ شیشی تک محصول و پیکنگ کا صرفہ یکساں پڑتا ہے۔ لہٰذا چار شیشی سے کم منگانے میں آپ کا نقصان ہے۔ ہر گھر میں اس کی ایک ایک شیشی موجود رہنی چاہیئے۔

جناب ایڈیٹر صاحب رسالہ الحافظ لاہور فروری ۱۹۲۷ء کے ۲۹ ویں صفحہ میں رقم فرماتے ہیں "سفوف **کھونی** اعلےٰ درجہ کی خوش ذائقہ ہاضم اور مقوی معدہ دوا ایجاد کردہ عالی جناب حکیم حاذق مولانا غوثی دام ظلہ ہو جگر کی خرابی ورم طحال۔ بواسیر قبض۔ نفخ باد گولہ وغیرہ جیسے امراض کے لئے حکمی علاج ہے۔ شمس العلماء سرکار علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد العصر دام برکاتہ نے اس سفوف کو استعمال کیا اور مفید پایا ہے اور خاکسار مدیر نے استعمال کیا اور سریع التاثیر پایا ہے۔ ہر گھر میں اس کی ایک ایک شیشی موجود رہنی چاہیئے تاکہ بوقت ضرورت کار آمد ثابت ہو۔ استعمال کا پرچہ ہمراہ ہوگا"

حجۃ الاسلام شمس العلماء علامہ حائری صاحب قبلہ مجتہد پنجاب کا سرفرازنامہ

"میں نے کھونی خود استعمال کیا۔ نہایت مفید پایا۔ ہاضم بہت ہی سریع الاثر اور بے ضرر ہے۔"

ملنے کا پتہ

الف۔ اے ہاشمی ۔ بیط گنج بازار بنارس سٹی